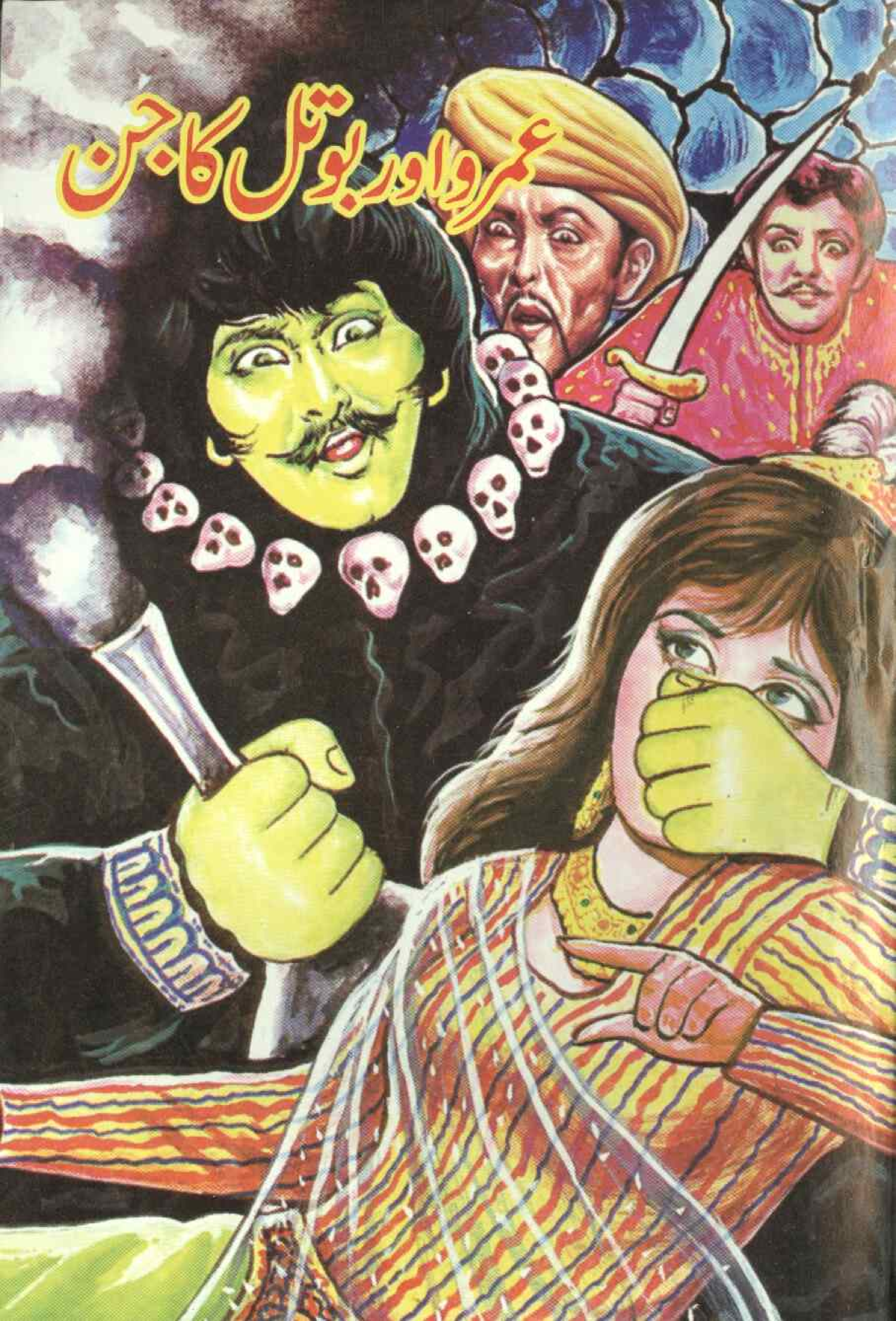

عمرو اور بوتل کا جن

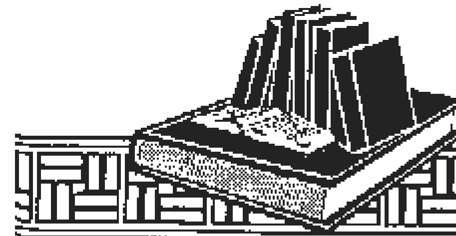
بچوں کے لئے انتہائی دلچسپ کہانی

عمرو اور بوتل کا جن

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ---- محمد اشرف قریشی
طابع ------- سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان



عمرو عیار گھوڑا دوڑاتا ہوا نہایت تیزی سے سردار امیر حمزہ کے لشکر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ وہ سردار امیر حمزہ کا ایلچی بن کر ایک پیغام لے کر ملک ایران گیا تھا اور اس نے شاہ ایران کو سردار امیر حمزہ کا پیغام دے دیا تھا اور پھر وہاں رکے بغیر واپس ہو لیا تھا۔

ان دنوں چونکہ سردار امیر حمزہ اور شہنشاہ افراسیاب کی فوجوں کے درمیان زبردست جنگ ہو رہی تھی اس لئے عمرو بھی اس جنگ میں باقاعدگی سے حصہ لے رہا تھا۔ سردار امیر حمزہ نے اسے پیغام دے کر ایران جانے کے لئے کہا تو عمرو ایک لمحے کے لئے پریشان ہو گیا۔ اس کا دل تو نہیں چاہ رہا تھا کہ وہ جنگ چھوڑ

کر جائے لیکن چونکہ سردار امیر حمزہ کا حکم تھا اس لئے وہ ان کا پیغام لے کر فوراً وہاں سے روانہ ہو گیا تھا اور پھر پیغام پہنچانے کے بعد اس نے وہاں رکنے کی کوشش نہیں کی تھی اور اسی دن واپسی کے لئے روانہ ہو گیا تھا۔

وہ تھکا ہوا ضرور تھا کیونکہ اسے ایک ہی دن میں دو مرتبہ طویل سفر کرنا پڑ رہا تھا۔ گھوڑے کو وہ بگٹٹ بھگا رہا تھا۔ شام کے سائے گہرے ہوتے جا رہے تھے اور عمرو کی کوشش تھی کہ وہ رات ہونے سے پہلے پہلے سردار امیر حمزہ کے لشکر میں پہنچ جائے۔ اس کے گھوڑے کا نام طوفان تھا اور وہ طوفان بن کر ہی نہایت تیزی سے دوڑتا جا رہا تھا۔

اس وقت عمرو ایک جنگل میں سے گزر رہا تھا جنگل میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک جانے کا چونکہ مخصوص راستہ بنا ہوا تھا اس لئے گھوڑے کی رفتار میں کوئی کمی نہیں آئی تھی۔ ابھی گھوڑے نے آدھا جنگل ہی پار کیا ہو گا کہ اچانک گھوڑے کی رفتار کم ہونا شروع ہو گئی۔ گھوڑے کی رفتار کم ہوتے دیکھ کر عمرو

چونک پڑا اس نے باگیں کھینچ کھینچ کر گھوڑے کی رفتار تیز کرنے کی کوشش کی مگر گھوڑا تیز ہونے کے بجائے اور آہستہ ہو گیا اور پھر آہستہ آہستہ اس کی رفتار اتنی کم ہو گئی کہ وہ محض قدم قدم آگے بڑھتا رہا تھا۔

''کیا بات ہے طوفان۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ تم نے رفتار کیوں کم کر دی ہے۔ کیا تھک گئے ہو''۔ عمرو نے گھوڑے سے مخاطب ہو کر پریشانی کے عالم میں کہا گھوڑا اسے بھلا کیا جواب دے سکتا تھا۔ وہ جنگل میں بنے ہوئے راستے پر بہت آہستہ آہستہ چل رہا تھا جیسے آگے خطرہ ہو۔

''آگے خطرہ ہے آقا۔ اس لئے طوفان کی رفتار کم ہو گئی ہے''۔ اچانک زنبیل سے محافظ بونے نے سر نکال کر کہا اور عمرو عیار بے اختیار چونک پڑا۔

''خطرہ۔ کیا مطلب کیسا خطرہ''۔ عمرو نے حیران ہو کر کہا۔

''ابھی چند لمحوں میں آپ کے سامنے آ جائے گا پھر آپ خود دیکھ لینا''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''کون سامنے آ جائے گا۔ کس کی بات کر رہے

ہو"۔ عمرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میں خطرے کا بتا رہا ہوں"۔ محافظ بونے نے جواب دیا۔

"تم ہمیشہ مجھ سے الٹے انداز میں کیوں بات کرتے ہو، کوئی بات سیدھے طریقے سے نہیں بتا سکتے"۔ عمرو نے منہ بنا کر کہا اور محافظ بونے کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

"اس میں مسکرانے والی کون سے بات ہے"۔ اسے مسکراتے ہوئے دیکھ کر عمرو نے اور زیادہ منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو کیا رونے والی بات ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں رونا شروع کر دیتا ہوں"۔ محافظ بونے نے مزاحیہ انداز میں کہا۔

"ہونہہ۔ محافظ بونے میں پہلے ہی پریشان ہوں۔ میں جلد سے جلد لشکر میں پہنچنا چاہتا ہوں۔ ایک تو طوفان نے رفتار کم کر دی ہے اور اوپر سے تم مجھ سے مذاق کر رہے ہو۔ کیا یہ مذاق کرنے کا وقت ہے"۔ عمرو نے تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں آقا۔ یہ مذاق کرنے کا نہیں خطرے سے نپٹنے کا وقت ہے"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"پھر وہی بات۔ آخر خطرہ ہے کیا۔ کیا کوئی جانور ہے راستے میں"۔ عمرو نے کہا۔

"نہیں"۔ محافظ بونے نے انکار میں سر ہلا کر کہا۔

"اوہ۔ پھر یقیناً آگے کوئی سانپ ہو گا کیونکہ گھوڑے عموماً سانپوں سے بدکتے ہیں اور دور سے سانپ کی موجودگی محسوس کر کے رک جاتے ہیں"۔ عمرو نے کہا۔

"نہیں سانپ بھی نہیں ہے"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"جانور نہیں ہے۔ سانپ بھی نہیں ہے پھر ہے کیا"۔ عمرو نے تیز لہجے میں کہا۔

"خطرہ"۔ محافظ بونے نے کہا اور عمرو اسے گھور کر رہ گیا۔

"تو تم نہیں بتاؤ گے"۔ عمرو نے اسے غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا اس سے پہلے کہ محافظ بونا کوئی جواب دیتا اچانک گھوڑا رک گیا اور اس نے اگلے سُم زمین پر زور زور سے مارتے ہوئے ہنہنانا شروع کر

دیا۔ عمرو نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر اس
کی نظر کچھ فاصلے پر ایک عجیب و غریب پتھر پر پڑی،
پتھر نیچے سے گول اور اوپر سے کسی بوتل کی طرف لمبا
تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہاں پتھر کی بنی ہوئی کوئی
بوتل پڑی ہو۔

''یہ کیا ہے''۔ عمرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پتھر کی بوتل''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''پتھر کی بوتل۔ لیکن یہ یہاں کیوں پڑی ہے۔ کیا
ہے اس میں''۔ عمرو نے کہا۔

''آپ خود ہی گھوڑے سے اتر کر اس بوتل کو اٹھا
کر دیکھ لیں آپ کو پتہ چل جائے گا کہ اس میں کیا
ہے۔ لیکن آپ کو احتیاط سے اس بوتل کی طرف جانا
پڑے گا ورنہ......''۔ محافظ بونے نے کہا اور جان بوجھ
کر بولتے بولتے رک گیا۔

''ورنہ۔ ورنہ کیا''۔ عمرو نے تیز لہجے میں کہا۔

''طوفان اسی بوتل سے ڈر رہا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ
آپ بھی اس بوتل سے ڈر جائیں''۔ محافظ بونے نے
کہا اور عمرو محافظ بونے کی طرف یوں دیکھنے لگا جیسے

اچانک محافظ بونے کے سینگ نکل آئے ہوں اور وہ
اس سے احمقانہ انداز میں باتیں کر رہا ہو۔

''طوفان اس بوتل سے ڈر رہا ہے۔ اس پتھر کی
بوتل سے۔ تمہارا دماغ تو نہیں چل گیا۔ یہ بوتل سے
کیسے ڈر سکتا ہے''۔ عمرو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ تو آپ طوفان سے ہی پوچھیں کہ یہ بوتل سے
کیسے اور کیوں ڈر رہا ہے''۔ محافظ بونے نے کہا اور
عمرو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ محافظ بونا آج
اس سے واقعی سیدھی بات کرنے کے موڈ میں دکھائی
نہیں دے رہا تھا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں دیکھتا ہوں اس بوتل میں
کیا ہے''۔ عمرو نے منہ بنا کر کہا اور اچھل کر گھوڑے
سے نیچے اتر آیا۔

''اگر آپ اجازت دیں تو میں زنبیل سے باہر آ
جاؤں''۔ محافظ بونے نے عمرو سے پوچھا۔

''نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تم پر حماقتوں کا
بھوت سوار ہے اور مجھے اس وقت تمہاری کوئی بھی
احمقانہ بات اچھی نہیں لگ رہی''۔ عمرو نے کہا۔

"جیسے آپ کی مرضی"۔ محافظ بونے نے کہا اور واپس زنبیل میں چلا گیا۔

"لگتا ہے اب میں رات ہونے سے پہلے لشکر میں نہیں پہنچ سکوں گا۔ نجانے یہ کیسی بوتل ہے اور اس میں کیا ہے"۔ عمرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ بوتل کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ بوتل جس طرح راستے میں پڑی تھی یوں لگ رہا تھا جیسے کسی نے خاص طور پر اسے وہاں رکھا ہو یا پھر کوئی عمرو سے پہلے وہاں سے گزرا ہو اور بوتل اس سے گر گئی ہو۔

عمرو بوتل کے قریب آ کر رک گیا۔ بوتل واقعی پتھر کی تھی اس کا منہ کھلا ہوا تھا اور بظاہر خالی نظر آ رہی تھی۔ لیکن عمرو جیسے ہی اس بوتل کو اٹھانے کے لئے اس پر جھکا اس کا دل بے اختیار دھڑک اٹھا۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے بوتل واقعی اس کے لئے خطرناک ہو اور اس نے اگر بوتل کو ہاتھ لگایا تو وہ کسی مصیبت کا شکار ہو جائے گا۔

شہزادی صدف جیسے ہی اپنے کمرے میں داخل ہوئی یکلخت ٹھٹک کر رک گئی۔ اس کی نظریں سامنے موجود اپنی مسند پر پڑی جس پر ایک عجیب و غریب اور بھاری جسم کا ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔

اس نوجوان کے کاندھے بڑے بڑے تھے اور اس کے سر کے بال بے تحاشہ بڑھے ہوئے تھے۔ یہی نہیں اس نوجوان کی مونچھیں بھی کافی بڑی بڑی تھیں۔ اس نوجوان میں جو عجیب بات تھی وہ اس کا رنگ تھا۔ اس کا رنگ سبز تھا یوں لگ رہا تھا جیسے وہ سبز رنگ کے کسی تالاب سے غوطہ لگا کر آ رہا ہو۔ اس نے سیاہ رنگ کا لباس پہن رکھا تھا اور اس کے گلے میں چھوٹی چھوٹی کھوپڑیوں کی ایک مالا بھی دکھائی دے رہی تھی۔

بھاری جسم اور سبز رنگ ہونے کی وجہ سے وہ بے حد خوفناک دکھائی دے رہا تھا۔

شہزادی صدف اسے اپنے کمرے اور اپنی مسند پر بیٹھے دیکھ کر نہ صرف ٹھٹک گئی تھی بلکہ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات بھی نمایاں ہو گئے تھے۔

''کون ہو تم اور تمہیں میرے شاہی کمرے میں آنے کی ہمت کیسے ہوئی ہے''۔ شہزادی صدف نے خود کو سنبھال کر تیزی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں غصہ تھا۔

''میں تمہارا مہمان ہوں شہزادی''۔ سبز چہرے والے نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مہمان۔ کیسا مہمان۔ اگر تم مہمان ہو تو تم یہاں کیا کر رہے ہو، مہمانوں کی جگہ مہمان خانوں میں ہوتی ہے''۔ شہزادی صدف نے اسی طرح غصے سے بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں مہمان خانے کا نہیں تمہارا مہمان ہوں۔ اسی لئے میں یہاں آیا ہوں''۔ نوجوان نے جواب دیا۔ اس کے ہونٹوں پر بڑی پراسرار اور خوفناک مسکراہٹ

تیر رہی تھی۔

''میرا مہمان۔ مگر میں تو تمہیں نہیں جانتی۔ کون ہو تم۔ کہاں سے آئے ہو''۔ شہزادی صدف نے کہا۔

''میرا نام قاشار ہے اور میں ایک جادوگر ہوں''۔ نوجوان نے کہا اور شہزادی صدف بری طرح سے چونک پڑی۔

''جادوگر۔ تم جادوگر ہو''۔ شہزادی صدف نے تیز لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اگر میں جادوگر نہ ہوتا تو تمہارے کمرے میں کیسے آتا۔ تمہارے کمرے کے باہر دربان موجود ہیں میں ان کی نظروں میں آئے بغیر یہاں آیا ہوں''۔ قاشار جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم یہاں کیوں آئے ہو۔ کیا چاہتے ہو''۔ شہزادی صدف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں تمہیں پسند کرتا ہوں شہزادی۔ میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں، اس لئے میں تمہیں اپنے ساتھ لے جانے کے لئے آیا ہوں۔ تمہاری جگہ یہ نہیں میرا محل ہے۔ میرا جادوئی محل''۔ قاشار جادوگر نے کہا تو

شہزادی صدف کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

''کیا بکواس کر رہے ہو۔ تم ہوش میں تو ہو''۔ شہزادی صدف نے غرا کر کہا۔

''میں بکواس نہیں کر رہا، سچ کہہ رہا ہوں۔ تم مجھے واقعی بہت پسند ہو۔ پوری دنیا میں تم سے زیادہ حسین لڑکی اور کوئی نہیں ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم میری بن جاؤ۔ میں دنیا کا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ طاقتور جادوگر ہوں۔ تم اگر مجھ سے شادی کر لو گی تو میں ساری دنیا تمہارے قدموں میں جھکا دوں گا۔ میں پوری دنیا کا راجہ اور تم میری رانی بن جاؤ گی۔ ساری دنیا کی رانی''۔ قاشار جادوگر نے کہا۔

''تم اپنی حد سے بڑھ رہے ہو قاشار جادوگر، میں ملک تاران کی شہزادی ہوں اور میری بہت جلد ملک آران کے شہزادہ جبران سے شادی ہونے والی ہے۔ میں اسے پسند کرتی ہوں اور وہ مجھے۔ تم اپنی فضول باتیں بند کرو اور جاؤ یہاں سے۔ نہیں تو میں دربانوں کو بلا لوں گی وہ تمہیں یہیں ہلاک کر دیں گے''۔ شہزادی صدف نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

''تمہارے دربان میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے شہزادی، دربان تو کیا تم اس ملک کی پوری فوج بھی بلا لو تو وہ بھی مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گی، البتہ میں ان سب کو ایک لمحے میں جلا کر بھسم کر دوں گا۔ رہی بات شہزادہ جبران کی تو تم اب اسے بھول جاؤ۔ تمہیں میں نے پسند کیا ہے اس لئے اب تم میری ہو صرف میری، اگر تمہارے اور میرے درمیان کوئی اور آیا تو اسے موت کے سوا کچھ نہیں ملے گا''۔ قاشار جادوگر نے اس بار قدرے درشت لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میری شادی صرف شہزادہ جبران سے ہو گی۔ میں جادوگروں سے سخت نفرت کرتی ہوں۔ اور اب میں تم سے آخری بار کہہ رہی ہوں کہ یہاں سے چلے جاؤ ورنہ''۔ شہزادی صدف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''مجھے دھمکیاں مت دو شہزادی۔ میں تمہیں لینے کے لئے آیا ہوں اور تمہیں یہاں سے لئے بغیر نہیں جاؤں گا''۔ قاشار جادوگر نے غصے میں آتے ہوئے کہا۔

''لگتا ہے تمہیں اپنی جان کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔

ٹھیک ہے۔ میں دیکھتی ہوں تم مجھے یہاں سے کیسے
لے جاتے ہو۔ دربانو۔ دربانو اندر آؤ۔ جلدی"۔
شہزادی صدف نے پہلے قاشار جادوگر سے کہا اور پھر
دروازے کی طرف مڑ کر دربانوں کو آوازیں دینے لگی۔
اس کی آواز سن کر دروازے پر موجود نیزہ بردار دربان
فوراً اندر آ گئے اور پھر شہزادی کی مسند پر ایک خوفناک
شکل والے سبز انسان کو دیکھ کر وہ بری طرح سے
چونک پڑے۔

"حکم شہزادی حضور!"۔ ایک دربان نے سر جھکا کر
بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اندھے ہو۔ نظر نہیں آ رہا ہے تمہیں۔ یہ آدمی
زبردستی میرے کمرے میں گھس آیا ہے۔ اسے اٹھاؤ اور
نکالو یہاں سے"۔ شہزادی صدف نے غصیلے لہجے میں
کہا اور دونوں دربانوں نے فوراً نیزے سیدھے کیے
اور قاشار جادوگر کی طرف بڑھے۔ قاشار جادوگر ان کی
جانب بڑی تمسخرانہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"خبردار۔ وہیں رک جاؤ۔ اگر تم میں سے کوئی
آگے آیا تو میں اسے ہلاک کر دوں گا"۔ قاشار جادوگر

نے چیختے ہوئے کہا اور اس کی تیز اور گرجدار آواز سن
کر دربان وہیں رک گئے۔

"ڈرو نہیں یہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ گرفتار کر لو
اسے اور لے جا کر کال کوٹھڑی میں ڈال دو"۔ شہزادی
صدف نے بھی چیختے ہوئے کہا اور دربان ایک بار پھر
قاشار جادوگر کی طرف بڑھے یہ دیکھ کر قاشار جادوگر
نے اچانک اپنا دایاں ہاتھ اٹھا دیا۔ اس سے پہلے کہ
دربان اس کے نزدیک جاتے اچانک قاشار جادوگر کی
انگلیوں سے بجلی کی لہریں سی نکل کر دربانوں پر پڑیں
اور کمرہ یکلخت دربانوں کی تیز اور انتہائی دردناک
چیخوں سے گونج اٹھا۔ دونوں دربانوں کے جسموں میں
آگ لگ گئی تھی وہ اچھل کر نیچے گرے اور دیکھتے ہی
دیکھتے جل کر راکھ بنتے چلے گئے۔ دربانوں کو آگ
لگتے اور انہیں اس طرح راکھ بنتے دیکھ کر شہزادی
صدف جیسے ساکت سی ہو کر رہ گئی۔ وہ آنکھیں پھاڑ
پھاڑ کر زمین پر پڑی دربانوں کی راکھ دیکھ رہی تھی۔
اب اس کے چہرے پر بے پناہ خوف ابھر آیا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ تم نے کیا کیا ہے۔ یہ"۔ شہزادی

صدف نے ہکلاتے ہوئے کہا۔
''میں نے کہا تھا نا کہ اگر یہ میری طرف آئے تو
میں انہیں جلا کر راکھ کر دوں گا، تم نے دیکھ لی ہے
میری طاقت، میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔ اب چلو۔
تمہیں میرے ساتھ جانا ہے''۔ قاشار جادوگر نے اٹھ
کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔
''نن۔ نن۔ نہیں میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں
گی''۔ شہزادی صدف نے کہا اور پلٹ کر تیزی سے
دروازے کی طرف بھاگی۔ اسے بھاگتے دیکھ کر قاشار
جادوگر کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ آ گئی اس نے
ایک بار پھر ہاتھ اٹھایا۔ ہاتھ اٹھا کر اس نے انگلیوں کا
رخ بھاگتی ہوئی شہزادی صدف کی طرف کیا اور پھر اس
نے اچانک مٹھی بند کر لی۔ اس نے جیسے ہی مٹھی بند
کی بھاگ کر دروازے کی طرف جانے والی شہزادی
اچانک وہاں سے غائب ہو گئی۔

عمرو چند لمحے پریشان نظروں سے پتھر کی بوتل کی
طرف دیکھتا رہا، پھر اس نے سر جھٹکا اور ایک بار پھر
بوتل پر جھک گیا۔ اس بار اس نے فوراً بوتل اٹھا لی۔
جیسے ہی اس نے بوتل اٹھائی اچانک ماحول تیز اور
خوفناک آوازوں سے گونجنے لگا جیسے آسمان پر ہر طرف
بادل کڑک رہے ہوں۔ عمرو نے سر اٹھایا مگر آسمان
بالکل صاف تھا وہاں بادل نہیں تھے۔
''یہ کیسی آوازیں تھیں''۔ عمرو نے حیران ہوتے
ہوئے کہا وہ چند لمحے اِدھر اُدھر دیکھتا رہا پھر وہ بوتل
کی جانب دیکھنے لگا۔ بوتل کا منہ کھلا ہوا تھا عمرو نے
بوتل میں جھانکا لیکن اسے بوتل خالی نظر آئی۔
''حیرت ہے بوتل تو خالی ہے پھر اس بوتل سے

طوفان کیوں ڈر رہا تھا"۔ عمرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا وہ بوتل لے کر مڑا اور واپس اپنے گھوڑے کی طرف بڑھا۔ اسے بوتل لے کر اپنی طرف آتے دیکھ کر گھوڑا زور زور سے ہنہنانے لگا اور اپنے اگلے پیر زمین پر مارنے لگا۔ عمرو اور آگے بڑھا تو گھوڑا الٹے قدموں پیچھے ہٹنے لگا اور اس کی ہنہنانے کی آواز اور تیز ہوگئی یوں لگ رہا تھا جیسے وہ عمرو کو اپنے قریب آنے سے روک رہا ہو۔ گھوڑے کو خوفزدہ ہو کر پیچھے ہٹتا دیکھ کر عمرو اور زیادہ حیران رہ گیا۔ اسے گھوڑے کے خوف کی وجہ سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔

"طوفان۔ یہ بوتل خالی ہے، اس میں کچھ بھی نہیں ہے۔ دیکھو۔ کچھ نہیں ہے اس میں"۔ عمرو نے بوتل کا منہ گھوڑے کی طرف کرتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے گھوڑے کے منہ سے تیز آواز نکلی اور وہ پیچھے ہٹتا ہوا اچانک مڑا اور پھر اس سے پہلے کہ عمرو کچھ سمجھتا گھوڑا تیزی سے اسی طرف دوڑتا چلا گیا جس طرف سے عمرو اس پر سوار ہو کر آیا تھا۔ گھوڑے کو اس طرح واپس جاتے دیکھ کر عمرو بوکھلا گیا۔

"ارے ارے۔ کہاں جا رہے ہو۔ طوفان۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ طوفان۔ طوفان"۔ عمرو نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا اور گھوڑے کے پیچھے بھاگا لیکن گھوڑا طوفان کی طرح دوڑتا ہوا وہاں سے بھاگ گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے درختوں کے پیچھے غائب ہوگیا۔ کچھ دیر اس کے دوڑتے قدموں کی آوازیں سنائی دیتی رہیں پھر وہ بھی ختم ہوگئیں۔ عمرو کافی دیر تک اس کے پیچھے بھاگتا رہا پھر وہ رک گیا۔ اس کے چہرے پر اب بلا کا خوف تھا۔ وہ ایک جگہ رک کر گہرے گہرے سانس لینے لگا۔

"طوفان۔ طوفان۔ واپس آ جاؤ طوفان۔ تم مجھے چھوڑ کر کہاں چلے گئے ہو۔ میں اس جنگل سے واپس کیسے جاؤں گا۔ طوفان"۔ عمرو نے بے بسی سے چیختے ہوئے کہا لیکن اب بھلا طوفان اس کی بات کہاں سن سکتا تھا وہ تو جنگل میں نہ جانے کہاں چلا گیا تھا۔ عمرو چند لمحے چیخ چیخ کر اسے پکارتا رہا پھر تھک ہار کر وہ وہیں اکڑوں بیٹھ گیا۔ سورج غروب ہو چکا تھا اس لئے اب وہاں رات کا اندھیرا چھا رہا تھا اور جنگل

سے مختلف جانوروں کی آوازیں آنا شروع ہو گئی تھیں۔
ان جانوروں کی آوازیں سن کر عمرو خوفزدہ ہو گیا تھا۔

''اب میں کیا کروں۔ اس جنگل سے کیسے نکلوں۔ یہاں اگر کوئی خونخوار درندہ آ گیا تو میں کیا کروں گا''۔ عمرو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی نظر پتھر کی بوتل پر پڑی تو بوتل دیکھ کر اسے غصہ آ گیا۔

''یہ سب اس منحوس بوتل کی وجہ سے ہوا ہے۔ نہ جانے یہ کیسی شیطانی بوتل ہے جس کی وجہ سے طوفان مجھے یہاں اکیلا چھوڑ کر بھاگ گیا ہے۔ اب میں اسے کہاں اور کیسے تلاش کروں''۔ عمرو نے بوتل کی طرف دیکھتے ہوئے پریشانی کے عالم میں کہا اور پھر اس نے بوتل ایک طرف پھینک دی۔ بوتل ایک درخت کے تنے سے ٹکرائی اور نیچے گر گئی۔ جیسے ہی بوتل نیچے گری اس کے کھلے ہوئے منہ سے اچانک دھواں نکلنے لگا۔

عمرو دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے اکڑوں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے بوتل سے دھواں نکلتے نہیں دیکھا تھا۔ ویسے بھی وہاں اندھیرا ہو رہا تھا اور بوتل سے نکلنے والا دھواں بھی سیاہ تھا اس لئے اگر عمرو اس طرف دیکھ بھی

لیتا تو اسے دھواں دکھائی نہیں دے سکتا تھا۔

بوتل سے مسلسل دھواں نکل کر ہوا میں اٹھتا ہوا ایک جگہ جمع ہو کر پھیلتا جا رہا تھا پھر اچانک دھویں کا اوپر والا حصہ گول ہو گیا اور اس گول حصے میں ایک خوفناک چہرہ نمودار ہونے لگا۔ چہرہ بہت بڑا تھا، اس کی آنکھیں گول گول اور سرخ تھیں۔ اس کے ہونٹ موٹے موٹے تھے، ناک بھی پھولی ہوئی تھی جس کے نیچے بڑی بڑی اور گھنی مونچھیں تھیں۔ اس کا سر گنجا تھا۔ وہ گول گول اور سرخ سرخ آنکھوں سے عمرو کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کا صرف چہرہ ہی نمودار ہوا تھا جبکہ باقی جسم دھویں کا ہی تھا اور دھویں کا ایک سرا بوتل میں ہی تھا۔

''عمرو عیار''۔ اچانک اس بڑے اور خوفناک چہرے کے ہونٹ ہلے اور ماحول ایک گرجدار آواز سے گونج اٹھا۔ آواز اس قدر تیز اور خوفناک تھی کہ عمرو بے اختیار خوفزدہ ہو کر اچھل پڑا اور تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔

''کک۔ کک۔ کون''۔ عمرو نے ہکلا کر کہا اور پھر

اس نے نظر اوپر اٹھائی تو اسے وہ خوفناک چہرہ دکھائی دے گیا۔ اس خوفناک چہرے کو دیکھ کر عمرو کا رنگ اڑ گیا اور وہ بوکھلا کر کئی قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اندھیرا ہونے کے باوجود اسے خوفناک چہرہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔

''میں بوتل کا جن ہوں''۔ اس خوفناک چہرے نے کہا اور اس کے ہونٹ ہلتے دیکھ کر عمرو کی تو جیسے جان ہی نکل گئی، وہ گھبرائے ہوئے انداز میں پیچھے ہٹتا ہوا ایک درخت کے تنے سے جا لگا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''بب۔ بب۔ بوتل کا جن۔ کون سی بوتل۔ کیسی بوتل''۔ عمرو نے اسی طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

''میں اسی بوتل کا جن ہوں عمروعیار جسے تم نے اٹھایا تھا اور اسے لاکوت کے درخت پر مار دیا تھا، میں برسوں سے اس بوتل میں قید تھا۔ میں اسی صورت میں اس بوتل سے نکل سکتا تھا جب کوئی انسان بوتل کو اٹھا کر لاکوت کے درخت کے تنے پر مار دے۔ تم نے ایسا ہی کیا تھا اس لئے جیسے ہی بوتل لاکوت کے

درخت سے ٹکرائی میری آنکھ کھل گئی اور میں بوتل سے نکل کر باہر آ گیا''۔ بوتل کے جن نے کہا۔

''تت۔ تت۔ تم بوتل میں قید تھے۔ اس پتھر کی بوتل میں''۔ عمرو نے حیرت سے کہا۔

''ہاں۔ میں اس بوتل میں قید تھا۔ مجھے اس بوتل میں قید ہوئے پانچ سو سال ہو چکے ہیں اور آج میں اس بوتل سے تمہاری وجہ سے آزاد ہوا ہوں۔ اگر تم بوتل لاکوت کے درخت سے نہ مارتے تو میں اس بوتل میں اسی طرح سویا رہتا۔ بوتل کے لاکوت کے درخت سے ٹکرانے سے ہی میری آنکھ کھل سکتی تھی''۔ جن نے کہا۔

''اوہ۔ مگر تم اس بوتل میں قید کیسے ہوئے تھے اور پانچ سو سال۔ تم پانچ سو سالوں سے اس بوتل میں سو رہے تھے''۔ عمرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں پانچ سو سال۔ میں پانچ سو سالوں سے اس بوتل میں قید تھا۔ میں کوہ قاف کا جن ہوں۔ میرا نام شاشا جن ہے۔ میں کوہ قاف کا شہزادہ ہوں۔ اس لئے تم مجھے جن شہزادہ بھی کہہ سکتے ہو۔ میں چونکہ

شرارتی جن تھا اور کوہ قاف میں ہر چھوٹے بڑے سے
شرارتیں کرتا رہتا تھا اس لئے کوہ قاف کے جن اور
پریاں مجھ سے بہت ناراض رہتے تھے۔ میری شرارتوں
کی وجہ سے بعض اوقات ان کا بہت نقصان بھی ہو
جاتا تھا۔ کوہ قاف کی ایک پہاڑی غار میں ایک نیک
جن رہتا تھا جو بے حد بوڑھا تھا وہ غار میں عبادت
کرتا تھا۔ پہاڑی کی دوسری طرف ایک جھیل تھی۔
بوڑھا جن غار سے نکل کر کبھی کبھی جھیل میں جا کر
نہاتا تھا اور جھیل سے ہی پانی پیتا تھا۔ میں ایک روز
جھیل کے پاس کھیل رہا تھا کہ اچانک بوڑھا جن
وہاں نہانے کے لئے آ گیا۔ میں اس بوڑھے جن کو
دیکھ کر درخت کے پیچھے چھپ گیا تھا۔ بوڑھا جن جھیل
کے کنارے رہ کر نہاتا تھا۔ جب وہ نہانے میں
مصروف ہو گیا تو مجھے شرارت سوجھی اور میں چپکے سے
اس کے پیچھے چلا گیا۔ بوڑھے جن کو میرے آنے کا
پتہ نہیں چلا تھا۔ میں نے اس کے قریب جا کر
اچانک اسے پیچھے سے دھکا دے دیا تو بوڑھا جن جھیل
میں جا گرا۔ بوڑھا جن تیرنا نہیں جانتا تھا اور میں نے

اسے جس جگہ دھکا دیا تھا جھیل میں اس جگہ دلدل
تھی۔ بوڑھا جن اس دلدل میں پھنس گیا۔ اس نے
ایک دو بار دلدل سے نکلنے کی کوشش کی مگر میں نے
اسے دلدل سے نکلنے کا موقع ہی نہیں دیا میں اسے
پتھر مارنا شروع ہو گیا تاکہ وہ دلدل سے باہر نہ نکل
سکے۔ پتھروں سے بوڑھا جن زخمی ہو گیا اور پھر اسے
دلدل نے نگل لیا۔ میں چھوٹا تھا میں نہیں جانتا تھا کہ
میری شرارت بوڑھے جن کی جان لے لے گی۔ میں
تو یہی سمجھ رہا تھا کہ میں نے پتھر مار مار کر بوڑھے
جن کو جھیل میں ڈبو دیا ہے وہ تھوڑی دیر بعد خود ہی
باہر آ جائے گا۔ اس سے پہلے کہ وہ جھیل سے باہر
آتا میں وہاں سے بھاگ گیا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ
بوڑھے جن نے مجھے نہیں دیکھا تھا اس لئے میں نے
اپنی شرارت کے بارے میں کسی کو نہیں بتایا تھا اور
خاموشی سے محل واپس آ گیا تھا۔ البتہ میں ڈر رہا تھا
کہ اگر بوڑھے جن نے مجھے دیکھ لیا ہو گا تو وہ ضرور
میری شکایت لے کر دربار میں آئے گا اور میرے
باپ سے میری شکایت ضرور لگائے گا۔ اور میرے

باپ کو پتہ چلے گا کہ میں نے بوڑھے جن کو نہ صرف جھیل میں ڈبونے کی کوشش کی تھی بلکہ اسے پتھر مار کر زخمی بھی کر دیا تھا تو میرا باپ مجھے سخت سزا دے گا کیونکہ وہ مجھے شرارتیں نہ کرنے کا کئی بار سختی سے کہہ چکا تھا لیکن میں پھر بھی باز نہ آتا تھا۔

کئی دن گزر گئے مگر وہ بوڑھا جن دربار میں نہ آیا اور نہ ہی اس کے بارے میں کسی کو کچھ خبر ہوئی اس لئے میں مطمئن ہو گیا۔ پھر چند دن بعد میں نے سوچا کہ مجھے جھیل کے پاس جا کر خود ہی دیکھنا چاہئے کہ وہ کس حد تک زخمی ہوا تھا۔ اگر اس نے مجھے پہچان لیا تو میں فوراً وہاں سے بھاگ جاؤں گا ورنہ انجان بن کر اس کی خبر گیری کر لوں گا۔ یہ سوچ کر میں اس پہاڑی کے پاس چلا گیا جس کے غار میں وہ بوڑھا جن رہتا تھا۔ وہاں ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ میں بوڑھے جن کو ڈھونڈتا ہوا جھیل کی طرف گیا تو مجھے وہ ایک پتھر پر بیٹھا دکھائی دیا۔ بوڑھا جن بالکل ٹھیک ٹھاک دکھائی دے رہا تھا اس کے سر اور جسم پر کسی زخم کا کوئی نشان نہیں تھا جیسے میرا مارا ہوا ایک

بھی پتھر اسے نہ لگا ہو۔ بوڑھا جن میری طرف ہی دیکھ رہا تھا۔ میں اس سے ڈر رہا تھا۔ پھر بوڑھے جن نے مجھے اپنے پاس بلایا۔ میں سمجھ گیا کہ اس نے مجھے پہچان لیا ہے اور وہ مجھے اپنے پاس بلا کر سزا دینا چاہتا ہے چنانچہ میں نے وہاں سے بھاگ جانے کا سوچا لیکن پھر نہ جانے کیا ہوا کہ میں خود بخود اس بوڑھے جن کی طرف بڑھنے لگا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی انجان سی طاقت مجھے بوڑھے جن کی طرف دھکیل رہی ہو۔ میں نے رکنے اور پلٹ کر بھاگنے کی بہت کوشش کی مگر میں کامیاب نہ ہو سکا۔ پھر میرے قدم اس بوڑھے جن کے قریب ہی جا رکے۔ بوڑھا جن میری جانب غضبناک نظروں سے دیکھ رہا تھا اور مجھے اس سے خوف آ رہا تھا۔ اس نے مجھے میرے نام سے پکارتے ہوئے کہا کہ وہ جانتا ہے کہ اسے میں نے ہی جھیل میں دھکا دیا تھا اور پتھر بھی مارے تھے۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ جھیل کی دلدل میں پھنس گیا تھا جس سے اس کی موت واقع ہو گئی تھی اور اس کی موت میری وجہ سے ہوئی تھی۔ اب جھیل کے پاس

بوڑھا جن نہیں بلکہ اس کی روح موجود تھی جو مجھے میری شرارت کی سزا دینا چاہتی تھی۔ میں بہت رویا، چیخا چلایا، مگر بوڑھے جن کی روح کو مجھ پر کوئی ترس نہیں آیا اور نے اپنے لباس سے ایک پتھر کی بوتل نکالی اور اس بوتل کا منہ میری طرف کر دیا اور آنکھیں بند کر کے کچھ پڑھنے لگا۔ جیسے جیسے وہ پڑھتا جا رہا تھا میرا جسم سیاہ دھویں میں تبدیل ہوتا جا رہا تھا۔ اور جب میرا جسم مکمل طور پر دھویں میں تبدیل ہو گیا تو اچانک دھواں اس پتھر کی بوتل میں گھسنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں، میں دھواں بن کر اس بوتل میں سما گیا۔ بوڑھے جن کی روح نے بوتل کی طرف دیکھ کر مجھ سے مخاطب ہو کر کہا کہ اس نے مجھے ہمیشہ کے لئے دھواں بنا کر پتھر کی بوتل میں بند کر دیا ہے اب میں اس بوتل سے کبھی بھی باہر نہیں آ سکوں گا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ مجھے اس بوتل میں اس وقت تک دھواں بن کر رہنا پڑے گا جب تک کہ کوئی انسان پتھر کی اس بوتل کو اٹھا کر لاکوت کے درخت پر نہ مار دے۔ جیسے ہی بوتل لاکوت کے درخت سے ٹکرائے گی۔ میں اپنا آدھا وجود لے کر بوتل سے باہر آ جاؤں گا، وہ بھی اس حال میں کہ میرا سر، کاندھے اور ہاتھ اصل حالت میں آ جائیں گے لیکن میرا باقی وجود دھویں کا ہی رہے گا۔ دھویں کی دم اسی بوتل میں ہی رہے گی۔ میں دن کے وقت بوتل سے نکل سکوں گا اور پھر رات کو مجھے دوبارہ دھواں بن کر بوتل میں جانا ہو گا۔ ایسا اس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک کوئی انسان مجھے اپنے ساتھ رکھ کر مجھ سے کوئی نیک کام نہیں کرا لیتا۔ جب بھی کوئی آدم زاد مجھ سے نیکی کرائے گا تب مجھے اس بوتل سے نہ صرف آزادی مل جائے گی بلکہ میرا باقی جسم بھی اصل حالت مین آ جائے گا تو عمروعیار آج تم نے پانچ سو سالوں کے بعد اس بوتل کو اٹھا بھی لیا تھا اور اسے لاکوت کے درخت پر بھی مار دیا تھا۔ آج میں سینکڑوں سالوں بعد اس بوتل میں سے نکلا ہوں وہ بھی تمہاری وجہ سے۔ مجھے آزادی ضرور ملی ہے لیکن یہ آزادی ابھی ادھوری ہے۔ میں بوتل سے مکمل آزادی تب حاصل کروں گا جب کوئی آدم زاد مجھ سے کوئی نیک کام کرائے گا"۔ شاشا جن مسلسل

بولتا چلا گیا۔ عمروعیار خاموشی سے اس کی داستان سن رہا تھا۔ اس کی داستان سنتے ہوئے اس پر جن کا چھایا ہوا خوف ختم ہو گیا تھا۔

”ادھوری ہی سہی تمہیں آزادی تو مل گئی نا۔ تمہارے لئے اس سے بڑی خوشی کی اور کیا بات ہو سکتی ہے“۔ عمرو نے کہا۔

”ہاں۔ میں خوش ہوں۔ مگر“۔ شاشا جن کہتے کہتے رک گیا۔

”مگر کیا“۔ عمرو نے پوچھا۔

”بوتل میں ہر سو سال گزرنے کے بعد میں زور زور سے چیختا چلاتا تھا اور بوتل کو اٹھا اٹھا کر دنیا کے ہر حصے میں لے جاتا تھا جہاں انسانی آبادیاں ہوتی تھیں۔ میں چاہتا تھا کہ بوتل دیکھ کر کوئی انسان تو اسے اٹھائے گا ایسا کئی بار ہوا تھا۔ بوتل بے شمار انسانوں کے ہاتھ لگی تھی اور انہوں نے خالی بوتل دیکھ کر اسے پھینکا بھی تھا مگر کسی نے بوتل کو لاکوت کے درخت پر نہیں مارا تھا اس لئے میں بوتل سے نہیں نکل سکا تھا۔ سو سالوں تک میں بوتل میں سویا رہتا تھا۔

پھر سو سالوں بعد جاگتا اور میں چیخ چیخ کر آدم زادوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتا لیکن شاید کسی کو میری آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ میں آدم زادوں سے کہتا تھا کہ مجھے اس بوتل سے آزاد کرا دو تو میں اس کا دس سالوں تک غلام بن کر رہوں گا اور اس کی ہر خواہش پوری کروں گا، دنیا بھر کے خزانے اسے دوں گا اور اسے بڑی سے بڑی سلطنت کا بادشاہ بھی بنا دوں گا۔ میں سو سالوں بعد صرف ایک دن کے لئے جاگتا تھا۔ مجھ میں صرف اتنی طاقت باقی تھی کہ میں بوتل اپنی مرضی سے انسانوں کی بستیوں میں کہیں بھی لے جا کر گرا سکتا تھا۔ ایک سو سال پورے ہوئے مگر مجھے آزادی نہ ملی۔ پھر دوسرے سو سال بعد میں پھر جاگا اور آدم زادوں کو آوازیں دینے لگا۔ میں نے بیس سال اس آدم زاد کا غلام بننے کا کہا تھا جو مجھے اس بوتل سے نجات دلاتا اور دنیا کی تمام خوشیاں اس کے قدموں میں ڈالنے کا وعدہ بھی کرتا رہا مگر میری آواز کسی نے نہ سنی، میں پھر سو گیا اسی طرح ہر سو سال بعد میں جاگتا اور بوتل کو کہیں کا کہیں لے

جا کر آدم زادوں کو مدد کے لئے پکارتا رہا۔ ہر بار میں آدم زادوں کو بڑے سے بڑا لالچ دیتا رہا لیکن کسی نے بھی میری مدد نہ کی، آج جب پانچ سو سال پورے ہوئے تو میں بوتل کو اس جنگل میں لے آیا، میں بہت غصے میں تھا میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ میں بوتل کو اسی جنگل میں ہی پڑا رہنے دوں گا اگر اس جنگل میں کسی انسان نے آ کر بوتل اٹھا لی اور اگر اس نے بوتل اٹھا کر لاکوت کے درخت سے مار کر مجھے آزاد بھی کر دیا تو بھی میں نہ اس کا غلام بنوں گا نہ اس کے لئے کوئی بھلائی کا کام کروں گا بلکہ اس بار جو مجھے بوتل سے رہائی دلائے گا اسی کو مجھے بوتل سے مکمل رہائی بھی دلانی ہو گی مجھ سے کوئی ایسا نیک کام کرانا ہو گا جس سے میں بوتل سے ہمیشہ کے لئے آزادی حاصل کر سکوں اور مجھے میرا باقی جسم بھی مل جائے۔ اور اگر اس انسان نے میری مدد نہ کی تو تین دن بعد میں اس انسان کو ہلاک کر دوں گا“۔ شاشا جن نے کہا تو عمرو عیار بے اختیار اچھل پڑا۔

”کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ

تم اس بار میری وجہ سے بوتل سے باہر نکلے ہو اگر میں نے تمہیں بوتل سے مکمل آزادی نہ دلائی تو تم مجھے ہلاک کر دو گے“۔ عمرو نے بوکھلا کر کہا۔

”ہاں۔ جنگل میں سے بوتل تم نے ہی اٹھائی تھی اور تم نے اسے لاکوت کے درخت سے بھی مارا تھا اسی لئے میں آدھا جن اور آدھا دھواں بن کر بوتل سے نکل آیا ہوں۔ اب میں نے جو قسم کھائی ہے اسے تمہیں ہی پورا کرنا ہو گا۔ تمہیں مجھ سے کوئی نیک کام کرانا ہو گا۔ اس کے لئے تمہارے پاس صرف تین دن کا وقت ہے۔ تین دنوں تک اگر تم نے مجھ سے کوئی ایسا نیک کام نہ کرایا جس کی وجہ سے میں بوتل سے مکمل آزادی حاصل کر کے باہر نکل سکوں تو میں تمہیں ہلاک کر دوں گا“۔ شاشا جن نے کہا اور عمرو اس کی جانب غصیلی نظروں سے دیکھنے لگا۔

”اچھی زبردستی ہے۔ ایک تو تم میری وجہ سے پانچ سو سالوں بعد بوتل سے آزاد ہوئے ہو اور بجائے میرا احسان ماننے کے تم مجھے ہی ہلاک کرنے کا کہہ رہے ہو“۔ عمرو نے غصے سے کہا۔

"کیا کروں۔ مجبوری ہے۔ میں قسم جو کھا چکا ہوں"۔ شاشا جن نے جیسے بے چارگی سے کہا۔

"ہونہہ۔ مجبوری۔ میں کسی مجبوری کو نہیں مانتا اور سن لو میں نے تمہیں جان بوجھ کر اس بوتل سے آزاد نہیں کیا ہے۔ راستے میں پتھر کی بوتل دیکھ کر میں رک گیا تھا میں نے اسے خالی سمجھ کر ایک طرف پھینک دیا تھا۔ اس طرف لاکوت کا درخت تھا اس کے بارے میں بھی مجھے کچھ علم نہیں تھا۔ یہ سب اتفاق سے ہوا تھا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ اس بوتل میں تم قید تھے اور ایک نیک بزرگ جن نے تمہیں اپنے قتل کے جرم میں قید کیا تھا تو میں تمہاری کوئی مدد نہ کرتا اور بوتل کو کسی جوہڑ میں پھینک کر چلا جاتا"۔ عمرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم نے بوتل جان بوجھ کر لاکوت کے درخت پر ماری تھی یا انجانے میں، یہ میں نہیں جانتا، میں تو بس اتنا جانتا ہوں کہ تم ہی میرے نجات دہندہ ہو۔ تم نے مجھے بوتل سے آدھی آزادی دلائی ہے اس لئے باقی آزادی بھی اب تم ہی دلاؤ گے۔ ورنہ مجھے اپنی قسم

پوری کرنی پڑے گی اور وہ قسم تمہاری موت سے ہی پوری ہو گی"۔ شاشا جن نے کہا۔

"اور اگر میں تمہیں اسی حالت میں چھوڑ کر یہاں سے چلا جاؤں تو"۔ عمرو نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم ایسا نہیں کر سکتے"۔ شاشا جن نے کہا۔

"کیوں۔ میں ایسا کیوں نہیں کر سکتا"۔ عمرو نے منہ بنا کر کہا۔

"اب تم جہاں جاؤ گے، میں تمہارے ساتھ ہی جاؤں گا۔ تم سے اب یہ بوتل جدا ہو سکتی ہے اور نہ میں۔ رات کا وقت ہے اس لئے مجھے دوبارہ بوتل کے اندر جانا ہو گا لیکن اب مجھ میں اتنی طاقت ضرور آ گئی ہے کہ میں بوتل کو ہر وقت تمہارے پاس رکھ سکوں"۔ شاشا جن نے کہا اور عمرو کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"اگر ایسا ہوا تو میں بوتل لے جا کر کسی دریا یا سمندر میں پھینک دوں گا"۔ عمرو نے غصے سے کہا۔

"ایسا بھی کر کے دیکھ لینا۔ بوتل خود بخود تمہارے

پاس واپس پہنچ جائے گی"۔ شاشا جن نے ہنس کر کہا اور عمرو غرا کر رہ گیا۔

"آخر تم چاہتے کیا ہو۔ میں تمہاری کیسے مدد کر سکتا ہوں"۔ عمرو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"مجھ سے کوئی ایسا نیک کام کراؤ جس سے تمہیں بھی سکون ملے اور مجھے بھی ہمیشہ کی آزادی مل جائے"۔ شاشا جن نے کہا۔

"کیسا نیک کام۔ تم کیا کر سکتے ہو"۔ عمرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اس سے پوچھا۔

"نیک کام کے لئے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں"۔ شاشا جن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کچھ بھی"۔ عمرو نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ کچھ بھی"۔ شاشا جن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ مجھے سوچنے دو"۔ عمرو نے کہا۔

"رات ہو گئی ہے اب مجھے بوتل میں واپس جانا ہے تم رات بھر سوچو، صبح میں جب بوتل سے نکلوں گا

تو مجھے بتا دینا"۔ شاشا جن نے کہا۔

"کیا مطلب۔ اب میں رات بھر تمہارے دوبارہ باہر آنے کا انتظار کرتا رہوں گا"۔ عمرو نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"بالکل۔ اب تمہیں انتظار تو کرنا ہی ہو گا۔ تمہیں مجھ سے اپنی جان جو بچانی ہے"۔ شاشا جن نے کہا اور عمرو اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔

"لیکن میں رات بھر اس جنگل میں کیسے رہوں گا"۔ عمرو نے کہا۔

"تو تمہیں کس نے کہا ہے کہ تم رات اس جنگل میں گزارو۔ تم جہاں جانا چاہو جا سکتے ہو۔ لیکن جہاں جاؤ بوتل کو ضرور ساتھ لے جانا۔ میں اب تمہارا آسانی سے پیچھا نہیں چھوڑوں گا"۔ شاشا جن نے کہا اور پھر اچانک اس کا سر دھوئیں میں تبدیل ہو گیا اور دھواں تیزی سے سمٹتا ہوا بوتل میں سمانے لگا۔ اسے دھواں بن کر بوتل میں جاتے دیکھ کر عمرو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

عمرو کچھ دیر وہیں کھڑا غصے سے بوتل کی طرف
دیکھتا رہا جس میں شاشا جن دھواں بن کر سما گیا تھا۔
پھر عمرو آگے بڑھا اور اس نے جھک کر پتھر کی بوتل
اٹھا لی۔

"ہونہہ۔ دیکھتا ہوں تم کس طرح سے میرا پیچھا نہیں
چھوڑتے"۔ عمرو نے منہ بناتے ہوئے کہا اس نے ادھر
ادھر دیکھا اور پھر اس نے بوتل پوری قوت سے جنگل
کی طرف پھینک دی۔ بوتل کے دور گرنے کی آواز
سنائی دی اور عمرو یوں ہاتھ جھاڑنے لگا جیسے بلا اس
کے سر سے ٹل گئی ہو۔ لیکن اسی لمحے جھماکا ہوا اور پتھر
کی بوتل دوبارہ اس کے ہاتھ میں نمودار ہو گئی۔ بوتل
کو یوں ہاتھ میں نمودار ہوتے دیکھ کر عمرو گھبرا گیا اور

اس نے بوکھلا کر بوتل کو نیچے پھینک دیا۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ بوتل میرے ہاتھ
میں کیسے آ گئی تھی"۔ اس نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر
بوتل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا وہ بوتل سے کئی قدم
پیچھے ہٹ گیا تھا۔ جیسے ہی وہ پیچھے ہٹا زمین سے بوتل
غائب ہوئی پھر جھماکا ہوا اور بوتل پھر اس کے ہاتھ
میں نمودار ہو گئی اور عمرو بوتل کو دوبارہ ہاتھ میں دیکھ کر
جیسے سکتے میں آ گیا۔ اس نے بوتل پھر زمین پر پھینکنے
کی کوشش کی مگر بوتل جیسے اس کے ہاتھ سے چپک گئی
تھی۔ عمرو زور زور سے ہاتھ جھٹکنے لگا لیکن بوتل اس
کے ہاتھ سے الگ نہیں ہو رہی تھی۔

"رہنے دیں آقا۔ یہ بوتل اب آپ کی جان نہیں
چھوڑے گی"۔ اچانک زنبیل سے محافظ بونے نے سر
نکال کر عمرو سے مخاطب ہو کر کہا اور عمرو چونک کر اس
کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو"۔ عمرو نے اسے غصیلی نظروں
سے گھورتے ہوئے کہا۔

"زنبیل سے باہر آنے کی اجازت دیں تو بتاتا

ہوں''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''اور اگر میں اجازت نہ دوں تو''۔ عمرو نے غصے سے کہا۔

''تو میں واپس زنبیل میں چلا جاؤں گا''۔ محافظ بونے نے سادہ سے لہجے میں کہا اور عمرو اسے گھور کر رہ گیا۔

''آؤ باہر''۔ عمرو نے منہ بنا کر کہا اور محافظ بونا فوراً اچک کر زنبیل سے باہر آ گیا۔

''اب بتاؤ''۔ عمرو نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''کیا بتاؤں''۔ محافظ بونے نے مسکرا کر کہا۔

''دیکھو محافظ بونے میں اس وقت ہنسی مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں۔ بوتل کے بارے میں بتاؤ۔ تم نے یہ کیوں کہا ہے کہ یہ بوتل میری جان نہیں چھوڑے گی''۔ عمرو نے اس کی جانب غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس کی وجہ آپ کو شاشا جن نے بتا دی ہے آقا۔ جب تک آپ اس کی مدد نہیں کریں گے یہ

بوتل آپ کے لئے پریشانی کا باعث بنی رہے گی۔ میں آپ کو اسی خطرے سے آگاہ کرنا چاہتا تھا اگر آپ مجھے پہلے زنبیل سے باہر آنے کی اجازت دے دیتے تو میں آپ کو اس بوتل کی حقیقت سے آگاہ کر دیتا اور اسے ہاتھ بھی نہ لگانے دیتا، لیکن آپ تو آپ ہیں۔ اس وقت آپ نے میری سنی ہی نہیں تھی اور بوتل اٹھا بھی لی اور اسے لاکوت درخت سے بھی مار دیا جس سے شاشا جن کو آزادی مل گئی''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''تو یہ وہ خطرہ تھا جسے طوفان نے پہلے ہی محسوس کر لیا تھا''۔ عمرو نے کہا۔

''ہاں۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ بوتل میں جن ہے اس لئے وہ بدک رہا تھا۔ جب آپ بھی بوتل کو اٹھانے لگے تھے تو آپ کو بھی اپنے جسم میں سنسناہٹ کا احساس ہوا تھا جیسے بوتل آپ کے لئے کسی نقصان کا باعث بن سکتی ہے لیکن اس کے باوجود آپ نے بوتل اٹھا لی تھی۔ اگر آپ بوتل اسی طرح پڑی رہنے دیتے تو شاشا جن اسے خود ہی کہیں اور لے جا کر

پھینک دیتا اور اگلے سو سالوں کے لئے پھر سو جاتا"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"بہرحال اب جو ہونا تھا ہو گیا ہے۔ تم بتاؤ۔ اب میں اس بوتل سے جان چھڑانے کے لئے کیا کروں"۔ عمرو نے پوچھا۔

"اس کے لئے نیک کام تلاش کریں اور اسے بوتل سے نجات دلا دیں تب ہی بوتل سے آپ کی جان چھوٹ سکتی ہے اور شاشا آپ کی زندگی بخش سکتا ہے ورنہ نہیں"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"مطلب کہ اگر میں نے اس کی مدد نہ کی تو یہ تین روز بعد مجھے ہلاک کر دے گا"۔ عمرو نے کہا۔

"بالکل۔ شاشا جن ایسا کر سکتا ہے اور یہ مصیبت آپ کی اپنی لائی ہوئی ہے اس لئے اس جن سے بچانے کے لئے نہ میں آپ کی مدد کر سکوں گا اور نہ زنبیل کی کوئی اور کراماتی چیز"۔ محافظ بونے نے کہا اور عمرو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"جب اتنا سب بتا سکتے ہو تو یہ بھی بتا دو کہ میں اس سے ایسا کون سا نیکی کا کام لوں جس سے میری

جان بھی بچ جائے اور اسے بھی بوتل سے رہائی مل جائے اس نے جو جرم کیا تھا اس کی اسے کافی سزا مل چکی ہے یہ پانچ سو سالوں سے بوتل میں ہے اور پانچ سو سال کم نہیں ہوتے"۔ عمرو نے کہا۔

"تو آخر آپ کے دل میں اس جن کے لئے ہمدردی کا جذبہ جاگ رہا ہے"۔ محافظ بونے نے مسکرا کر کہا۔

"تو اور کیا کروں۔ اب تو میری جان پر بھی بن آئی ہے"۔ عمرو نے منہ بنا کر کہا اور محافظ بونا بے اختیار ہنس دیا۔

"اس دور میں شیطانی ذریتوں، جادوگروں اور جادوگرنیوں کو ہلاک کرنے کے علاوہ بڑی نیکی اور کیا ہو سکتی ہے آقا۔ شاشا جن کو آپ کسی ایسے جادوگر یا جادوگرنی کو ہلاک کرنے کے لئے کہیں جو بے حد ظالم، بے رحم، شیطان صفت اور سفاک ہو، کسی کو ایسے ظالموں سے بچانا ہی سب سے بڑی نیکی کہلاتی ہے"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ان دنوں شہنشاہ

افراسیاب اور سردار امیر حمزہ کی فوجوں کے درمیان زبردست جنگ ہو رہی ہے۔ کیوں نہ میں اس جن کی مدد سے شہنشاہ افراسیاب جیسے شیطان کو ہلاک کرا دوں۔ شہنشاہ افراسیاب ہلاک ہو گیا تو اس کے طلسم ہوشربا کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہے گا۔ جیت سرداز امیر حمزہ اور تمام مسلمانوں کی ہو گی اس سے بڑی نیکی اور بھلا کیا ہو سکتی ہے“۔ عمرو نے کہا۔

”نہیں آقا۔ آپ شاشا جن کو شہنشاہ افراسیاب اور اس کی فوج کو ہلاک کرنے کے لئے نہیں کہہ سکتے“۔ محافظ بونے نے کہا۔

”کیوں نہیں کہہ سکتا، تم خود ہی کہہ رہے ہو کہ میں اسے کسی جادوگر یا جادوگرنی کو ہلاک کرنے کا کہوں، شہنشاہ افراسیاب سے بڑا جادوگر کون ہو سکتا ہے، وہ ظالم بھی ہے، بے رحم بھی اور شیطان صفت بھی“۔ عمرو نے کہا۔

”شہنشاہ افراسیاب کی جنگ مسلمانوں کے ساتھ ساتھ سردار امیر حمزہ سے ہے، اس جنگ سے براہ راست آپ کا کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے آپ

دوسری لڑائی میں اپنی بچت کی کوئی راہ تلاش نہیں کر سکتے۔ شاشا جن اور آپ کا مسئلہ الگ ہے اس لئے آپ اسے شہنشاہ افراسیاب اور سردار امیر حمزہ کی جنگ سے الگ رہ کر حل کریں“۔ محافظ بونے نے کہا۔

”تمہارے کہنے کا مطلب ہے میں ان سے الگ کسی اور جادوگر یا جادوگرنی کے بارے میں سوچوں“۔ عمرو نے پوچھا۔

”بالکل۔ ایسا کرنے سے ہی آپ کی شاشا جن سے جان چھوٹ سکتی ہے“۔ محافظ بونے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تب پھر تم ہی مشورہ دو، میں شاشا جن کو کس جادوگر یا جادوگرنی کی ہلاکت کے لئے لے جاؤں“۔ عمرو نے کہا اس سے پہلے کہ محافظ بونا کچھ کہتا اچانک جنگل میں گھوڑے کے ٹاپوؤں کی تیز آوازیں سنائی دیں۔ جیسے کوئی گھوڑا دوڑتا ہوا اس طرف آ رہا ہو۔

پہاڑی کے اندر نیلے رنگ کے پتھروں سے بنا ہوا محل انتہائی شاندار تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے پہلے پہاڑی کے اندر سے پتھروں کاٹ کر اسے کھوکھلا کیا گیا ہو اور پھر نیلے پتھروں سے اسے باقاعدہ ایک محل کے سے انداز میں تعمیر کر دیا گیا ہو۔

محل کی تمام دیواریں، فرش اور چھتیں نیلے رنگ کے پتھروں سے بنی ہوئی تھیں۔ یہاں تک کہ محل کے ستون بھی گول اور بڑے بڑے نیلے پتھروں کے بنائے گئے تھے۔

محل کے بے شمار کمرے تھے۔ جہاں ضرورت کا ہر سامان موجود تھا۔ یہ قاشار جادوگر کا محل تھا جو اس نے ظاہر ہے جادو سے تعمیر کیا تھا۔

قاشار جادوگر اپنے اس محل کو نیلا محل کہتا تھا اور یہیں رہتا تھا۔ قاشار جادوگر کا محل بالکل خالی تھا اس کے محل میں نہ کوئی کنیز تھی اور نہ کوئی غلام۔ وہ تنہا رہنے کا عادی تھا۔ محل کے ایک خاص کمرے میں جا کر وہ شیطان کی پوجا کرتا تھا۔ وہ شہنشاہ افراسیاب سے بھی بڑا اور طاقتور جادوگر بننا چاہتا تھا۔ اس کے علاوہ قاشار جادوگر یہ بھی چاہتا تھا کہ اسے شیطان کی طرح لمبی زندگی مل جائے اور اسے قیامت تک موت نہ آ سکے۔ اسی لئے وہ شیطان کی پوجا پاٹ میں مصروف رہتا تھا۔ شیطان کی پوجا کرنے کے ساتھ ساتھ وہ شیطان کو خوش کرنے کے لئے ہفتے میں ایک بار چار بچوں کو اس کی بھینٹ چڑھاتا تھا۔ وہ انسانی آبادی میں جا کر چار ہم عمر بچوں کو تلاش کر کے لاتا اور پھر انہیں ایک کمرے میں لے جا کر ذبح کر دیتا اور ان بچوں کے خون سے غسل کرتا تھا۔ وہ حقیقت میں بے حد ظالم، سفاک اور بے رحم جادوگر تھا کیونکہ اسے معصوم بچوں کو ذبح کرتے ہوئے ان پر ذرا بھی ترس نہیں آتا تھا۔

قاشار جادوگر کے پاس ایک روز شیطان کے دربار کا پجاری آیا اور اس نے قاشار جادوگر کو خوشخبری دی کہ شیطان اس کی پوجا سے بے حد خوش ہے اور اس نے قاشار جادوگر کی تمام خواہشات پوری کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ سن کر قاشار جادوگر بے حد خوش ہوا۔ شیطان کے پجاری نے اس سے کہا کہ اس کی خواہشات تب پوری ہو سکتی ہیں جب وہ ملک تاران کی شہزادی صدف سے شادی کر لے گا۔ پجاری نے قاشار جادوگر کو یہ بھی بتایا تھا کہ وہ شہزادی صدف کو زبردستی اپنے محل تک تو لا سکتا ہے لیکن وہ اس سے زبردستی شادی نہیں کر سکتا اس کے لئے اسے شہزادی صدف کو اس بات کے لئے راضی کرنا پڑے گا کہ وہ اس سے اپنی مرضی اور خوشی سے شادی کا اقرار کر لے۔ قاشار جادوگر خوش تھا کہ شیطان نے اس کی سن لی ہے اس کے لئے شہزادی صدف سے شادی کرنا کچھ مشکل نہیں تھا اس لئے وہ فوراً ملک تاران پہنچ گیا اور وہاں سے شہزادی صدف کو لے آیا۔ اس نے شہزادی صدف کو ایک نہایت خوبصورت اور صاف

ستھرے کمرے میں قید کر دیا تھا وہ روزانہ شہزادی صدف کے کمرے میں جاتا تھا اور اسے شادی کرنے کے لئے رضا مند کرنے کی کوشش کرتا تھا لیکن شہزادی صدف ہر بار اس سے شادی کرنے سے انکار کر دیتی تھی۔ اس کے انکار کرنے پر قاشار جادوگر کو غصہ تو بہت آتا تھا لیکن وہ اپنا غصہ پی جاتا تھا۔ شہزادی صدف کے حسن سے وہ بے حد متاثر تھا اس لئے وہ شہزادی صدف کو کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتا تھا اور پجاری نے بھی اسے شہزادی سے زبردستی شادی کرنے سے منع کر دیا تھا ورنہ قاشار جادوگر کے پاس اتنی طاقت تھی کہ وہ شہزادی صدف کو شادی کے لئے مجبور کر سکے۔

شہزادی صدف اس سے بے پناہ نفرت کرتی تھی اور قاشار جادوگر جب بھی اس سے بات کرنے کے لئے اس کے کمرے میں جاتا تھا تو وہ قاشار جادوگر کو کاٹ کھانے کے لئے دوڑتی تھی، اس کا بس نہیں چلتا تھا ورنہ وہ قاشار جادوگر کو ہلاک کر کے وہاں سے بھاگ جاتی۔

قاشار جادوگر کچھ دیر پہلے شہزادی صدف کے کمرے میں سے آیا تھا۔ اس نے شہزادی صدف کو منانے کی بہت کوشش کی تھی لیکن کئی روز گزرنے کے باوجود شہزادی صدف کا فیصلہ نہیں بدلا تھا۔ اس نے قاشار جادوگر کی طرف دیکھنا ہی چھوڑ دیا تھا اور قاشار جادوگر اس سے کوئی بھی بات کرتا تو وہ اس کی کسی بات کا جواب ہی نہیں دیتی تھی۔

شہزادی صدف کی اس ہٹ دھرمی کی وجہ سے قاشار جادوگر بے حد پریشان تھا اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ شہزادی صدف کو کس طرح منائے۔ وہ ایسا کیا کرے کہ شہزادی صدف خود ہی اس سے شادی کرنے کی حامی بھر لے۔

قاشار جادوگر اپنے شاہی کمرے میں ایک تخت پر کافی دیر سے بیٹھا یہی سب سوچ رہا تھا لیکن اسے شہزادی صدف کو منانے کا کوئی بھی طریقہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔

”ہونہہ۔ اگر پجاری نے مجھے منع نہ کیا ہوتا تو میں جادو کے ذریعے شہزادی صدف کے دماغ پر قبضہ کر

لیتا پھر شہزادی کسی بھی طرح مجھ سے شادی کرنے سے انکار نہیں کر سکتی تھی“۔ قاشار جادوگر نے سر جھٹک کر غصے اور بے بسی کے عالم میں کہا۔ اسی لمحے جھماکا ہوا اور اس کے سامنے اچانک ایک سیاہ رنگ کی انتہائی بوڑھی اور بدصورت عورت نمودار ہو گئی۔ بڑھیا نے سیاہ رنگ کا لبادے نما لباس پہن رکھا تھا، اس کے بال برف کی طرح سفید اور بکھرے ہوئے تھے۔ اس کے چہرے کی کھال خشک ہو کر جیسے اس کے چہرے سے چپک گئی تھی جس سے اس کی کھوپڑی کی ہڈیاں صاف دکھائی دے رہی تھیں، وہ شکل و صورت سے چڑیل ہی دکھائی دے رہی تھی۔

”چاکڑی۔ تم یہاں“۔ قاشار جادوگر نے اسے دیکھ کر بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

”ہاں قاشار جادوگر۔ میں یہاں سے گزر رہی تھی سوچا تم سے ملتی جاؤں۔ لیکن کیا بات ہے۔ تم تو بے حد پریشان دکھائی دے رہے ہو“۔ بڑھیا نے بلغم زدہ آواز میں کہا۔

”ہاں چاکڑی۔ میں واقعی پریشان ہوں“۔ قاشار

جادوگر نے کہا۔

''کیا پریشانی ہے مجھے بتاؤ ہو سکتا ہے میں تمہارے کسی کام آ سکوں''۔ چاکڑی نے کہا۔

''میں شہزادی صدف کی وجہ سے پریشان ہوں''۔ قاشار جادوگر نے کہا۔

''شہزادی صدف۔ کون شہزادی''۔ چاکڑی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا اور قاشار جادوگر نے اسے شہزادی صدف کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی اور ساتھ اس نے یہ بھی بتا دیا کہ شیطانی دربار سے پجاری نے آ کر اس سے کیا کہا تھا۔

''اوہ۔ تو تم اس لئے پریشان ہو کہ شہزادی صدف تم سے شادی کرنے کے لئے نہیں مان رہی''۔ چاکڑی نے کہا۔

''ہاں۔ جب تک وہ اپنی خوشی اور مرضی سے اقرار نہیں کرے گی میں اس سے شادی نہیں کر سکتا اور جب تک میری اس سے شادی نہیں ہو جاتی میں شہنشاہ افراسیاب سے بڑا اور طاقتور جادوگر نہیں بن سکتا''۔ قاشار جادوگر نے کہا۔

''میں تمہیں ایک راستہ بتاتی ہوں۔ اس پر عمل کرو تو شہزادی صدف مان جائے گی اور وہ خود ہی تم سے شادی کرنے کا اعلان کر دے گی''۔ چاکڑی نے کہا تو قاشار جادوگر چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا اس کی آنکھوں میں یکلخت امید کی چمک ابھر آئی تھی۔

''اوہ۔ کیا واقعی تمہارے پاس ایسا کوئی طریقہ ہے جس سے شہزادی صدف مان جائے''۔ قاشار جادوگر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں ایک طریقہ ہے''۔ چاکڑی نے کہا۔

''بتاؤ۔ کیا طریقہ ہے وہ۔ اگر تمہارے بتائے ہوئے طریقے سے شہزادی صدف مان گئی اور میری اس سے شادی ہو گئی تو میں تمہارا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گا چاکڑی۔ میں تمہیں کالی دنیا سے نکال کر اس محل میں لے آؤں گا ہمیشہ کے لئے تم یہاں میری ماں بن کر رہو گی۔ اس محل میں جتنی میری عزت ہو گی اس سے کہیں بڑھ کر تمہاری عزت کی جائے گی''۔ قاشار جادوگر نے کہا۔

''اوہ۔ کیا تم ایسا کر سکتے ہو''۔ چاکڑی نے

مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں ایسا کر سکتا ہوں"۔ قاشار جادوگر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"تو سنو"۔ چاکڑی نے کہا اور پھر وہ قاشار جادوگر کو شہزادی صدف سے ہاں کرانے کے لئے طریقہ بتانے لگی جسے سن کر قاشار جادوگر کا چہرہ مسرت سے کھلتا چلا گیا۔

"اوہ اوہ۔ اس بارے میں تو میں نے سوچا بھی نہیں تھا۔ واقعی اگر اس طریقے پر عمل کیا جائے تو شہزادی صدف فوراً ہاں کر دے گی۔ وہ مجھ سے شادی کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔ تم واقعی بہت ذہین ہو چاکڑی، میں تم سے بے حد خوش ہوں۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ شادی کے فوراً بعد میں شیطانی دربار میں جا کر تمہیں ہمیشہ کے لئے اپنے پاس لے آؤں گا۔ تم جیسی ذہین چڑیل کی میرے محل کو بے حد ضرورت ہے"۔ قاشار جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور چاکڑی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

"لگتا ہے طوفان واپس آ رہا ہے"۔ عمرو نے گھوڑے کے بھاگتے قدموں کی آوازیں سن کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ یہ طوفان نہیں ہے"۔ محافظ بونے نے کہا اور عمرو چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگا لیکن محافظ بونا بے حد سنجیدہ تھا۔

"طوفان نہیں ہے تو رات کے وقت اس جنگل میں کون آ رہا ہے"۔ عمرو نے حیران ہو کر کہا۔

"شہزادہ جبران"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"شہزادہ جبران۔ کون شہزادہ جبران"۔ عمرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شہزادہ جبران ملک آران کا شہزادہ ہے اور اس کی

شادی ملک تاران کی شہزادی صدف سے ہونے والی
ہے۔ وہ شہزادی صدف کی تلاش میں یہاں آیا ہے''۔
محافظ بونے نے کہا۔

''شہزادی صدف کی تلاش میں۔ کیا مطلب۔ کیا
شہزادی صدف ان جنگلوں میں ہے''۔ عمرو نے کہا۔

''آقا۔ ملک تاران کی شہزادی صدف کو ایک ظالم
جادوگر اٹھا کر لے گیا ہے، وہ جادوگر شہزادی صدف
سے شادی کرنا چاہتا ہے تاکہ وہ دنیا کا سب سے بڑا
اور طاقتور جادوگر بن جائے۔ وہ شہنشاہ افراسیاب اور
سامری جادوگر سے بھی بڑا جادوگر بننا چاہتا ہے۔ اس
کے لئے شیطان کے ایک درباری نے اس سے کہا تھا
کہ اگر وہ ملک تاران کی شہزادی صدف سے شادی کر
لے تو شیطان اس کی یہ خواہش پوری کر دے گا اور
وہ دنیا کا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ طاقتور
جادوگر بن جائے گا۔ اس لئے وہ جادوگر ملک تاران
سے شہزادی صدف کو اغوا کر کے لے گیا تھا اور اب
وہ شہزادی صدف سے شادی کرنے کی تیاری کر رہا
ہے''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''اوہ۔ کون ہے وہ جادوگر۔ اس کا نام کیا ہے''۔
عمرو نے پوچھا۔

''اس کا نام قاشار جادوگر ہے۔ وہ بے حد ظالم،
بے رحم اور خوفناک جادوگر ہے جو شیطان کو خوش کرنے
کے لئے ہر ہفتے چار انسانی بچوں کو ہلاک کر کے ان
کے خون سے غسل کرتا ہے''۔ محافظ بونے نے کہا اور
پھر اس نے عمرو کو قاشار جادوگر کے بارے میں تفصیل
سے بتانا شروع کر دیا۔

''جس روز قاشار جادوگر نے شہزادی صدف کو اس
کے محل سے اغوا کیا تھا اس روز شہزادہ جبران خصوصی
طور پر شہزادی صدف سے ملنے آیا تھا اس نے شہزادی
صدف سے ملنے کے لئے اس کے کمرے میں پیغام
بھیجا تو شہزادی صدف کے کمرے میں جانے والی
کنیزوں نے اسے بتایا کہ شہزادی صدف کمرے میں
نہیں ہے۔ کمرے میں ہر طرف راکھ بکھری ہوئی تھی
اور کمرہ انسانی گوشت جلنے کی سرانڈ سے بھرا ہوا تھا
جیسے وہاں کسی انسان کو زندہ جلایا گیا ہو۔ یہ خبر چند
ہی لمحوں میں پورے محل میں پھیل گئی۔ شہزادہ جبران

کے ہمراہ شاہ تاران اور ملکہ، شہزادی صدف کے کمرے میں دوڑے آئے اور پھر وہاں شہزادی صدف کو نہ پا کر ان کی روح فنا ہوگئی۔ سارے محل اور پھر ہر جگہ شہزادی صدف کو تلاش کرایا گیا لیکن شہزادی صدف کو نہ ملنا تھا اور نہ ہی وہ انہیں ملی۔ پھر شاہ تاران نے شاہی نجومی کو بلا لیا اور اسے حکم دیا کہ وہ اپنا حساب کتاب لگا کر معلوم کرے کہ شہزادی صدف کہاں ہے اور کس حال میں ہے۔ شاہی نجومی نے حساب کتاب لگایا تو اسے پتہ چل گیا کہ شہزادی صدف کو قاشار جادوگر نے اغوا کیا ہے اس نے شاہ تاران کو سب کچھ بتا دیا۔ شہزادہ جبران بھی وہاں موجود تھا اسے جب معلوم ہوا کہ اس کی منگیتر کو ایک جادوگر اٹھا کر لے گیا ہے اور وہ اس سے زبردستی شادی کرنا چاہتا ہے تو وہ اسی وقت محل سے نکل آیا اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ہر حال میں قاشار جادوگر کو تلاش کرے گا اور اسے ہلاک کر کے اس کی قید سے شہزادی صدف کو نکال لائے گا"۔ محافظ بونے نے عمرو کو باقی تفصیل سے آگاہ کرتے ہوئے کہا اور عمرو ایک طویل سانس

لے کر رہ گیا۔

"اوہ۔ تو اب شہزادی صدف کی تلاش میں شہزادہ جبران یہاں آ رہا ہے۔ کیا وہ جادوگر اسی جنگل میں کہیں موجود ہے"۔ عمرو نے پوچھا۔

"نہیں آقا۔ قاشار جادوگر یہاں سے لاکھوں کوس دور ویران پہاڑیوں میں رہتا ہے اس نے ایک پہاڑی کو کھوکھلا کر کے اندر ایک شاندار محل بنا رکھا ہے۔ شہزادی صدف بھی اس کے ساتھ وہیں موجود ہے۔ قاشار جادوگر شہزادی صدف کو ہر ممکن طریقے سے منانے کی کوشش کر رہا ہے کہ وہ اس سے شادی کے لئے راضی ہو جائے لیکن شہزادی صدف ہر بار اسے انکار کر دیتی ہے"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"اوہ۔ تب تو مجھے شہزادہ جبران کی مدد کرنی چاہئے وہ اتنی دور شہزادی کی تلاش میں کیسے جائے گا اور کیا وہ اکیلا قاشار جیسے طاقتور اور خطرناک جادوگر کا مقابلہ کر سکے گا"۔ عمرو نے کہا۔

"نہیں آقا۔ وہ اکیلا کچھ نہیں کر سکتا"۔ محافظ بونے نے کہا۔

''اور اگر میں کوشش کروں تو''۔ عمرو نے پوچھا۔

''آقا۔ آپ شاشا جن سے اپنی جان بچانا چاہتے ہیں''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''ہاں۔ کیوں نہیں۔ اس میں پوچھنے والی کون سی بات ہے''۔ عمرو نے کہا۔

''تو پھر آپ ایک کام کریں۔ قاشار جادوگر کو اکیلا نہ شہزادہ جبران ہلاک کر سکتا ہے اور نہ آپ۔ لیکن اگر آپ دونوں ساتھ جائیں اور شاشا جن کی مدد لیں تو اس جادوگر کو ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ شاشا جن کی مدد سے اگر آپ قاشار جادوگر کو ہلاک کر دیں گے تو یہ شاشا جن کی نیکی بن جائے گی اور اس نیکی کے بدلے میں اسے بوتل سے ہمیشہ کے لئے آزادی مل جائے گی۔ اس طرح وہ آپ کی جان بخش دے گا اور آقا، شاشا جن آپ کے بے حد کام آ سکتا ہے۔ اسے ایک ایسے غار کا پتہ ہے جس میں سرخ، سبز اور نیلے ہیرے بھرے ہوئے ہیں۔ اخروٹ جتنے بڑے اور انتہائی قیمتی ہیرے جنہیں پا کر آپ خوش ہو جائیں گے۔ غار کے اس خزانے کو سہ رنگی خزانہ کہا جاتا

ہے''۔ محافظ بونے نے کہا اور خزانے کا سن کر عمرو کا دل بلیوں اچھل پڑا۔

''سہ رنگی خزانہ۔ یہ وہی خزانہ ہے نا جسے جاگال جادوگر کا خزانہ کہا جاتا ہے۔ وہ جاگال جادوگر جو کئی صدیوں پہلے دنیا کا امیر ترین جادوگر سمجھا جاتا تھا اور اس نے اپنا خزانہ کسی غار میں چھپا دیا تھا اور پھر وہ ایک نیک آدمی کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا تھا۔ اس وقت سے اس کا خزانہ کسی غار میں پڑا ہوا ہے''۔ عمرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں آقا۔ میں آپ کو اسی خزانے کا بتا رہا ہوں۔ اگر آپ شاشا جن سے کہیں گے تو وہ آزادی کی خوشی میں آپ کو اس غار تک ضرور پہنچا دے گا''۔ محافظ بونے نے کہا اور عمرو کا چہرہ یکلخت پکے ہوئے ٹماٹر کی طرف سرخ ہو گیا۔

''اگر ایسی بات ہے تو میں شاشا جن کو اس بوتل سے رہائی ضرور دلاؤں گا۔ اس بے چارے کو بوتل میں قید ہوئے پانچ سو سال گزر چکے ہیں۔ یہ اپنی غلطی کی بہت سزا بھگت چکا ہے اب اس کی سزا ختم

ہو جانی چاہئے"۔ عمرو نے کہا۔ اسی وقت سامنے سے ایک گھڑ سوار دوڑتا ہوا اس طرف آ گیا۔ آسمان پر موجود چاند کی وجہ سے وہاں روشنی ہو رہی تھی اس لئے عمرو اس گھڑ سوار کو آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔ گھڑ سوار نے بھی عمرو کو دیکھ لیا تھا اس نے گھوڑے کی رفتار کم کی اور پھر گھوڑا دوڑاتا ہوا اس کے قریب آ گیا۔

"معاف کرنا بھائی صاحب۔ کیا میں آپ سے پوچھ سکتا ہوں کہ یہ کون سا جنگل ہے"۔ گھڑ سوار نے عمروعیار سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ وہ بے حد تھکا ہوا لگ رہا تھا جیسے وہ طویل سفر کرتا ہوا آ رہا ہو۔

"ضرور شہزادہ حضور۔ اس جنگل کے بارے میں آپ کو میں نہیں بتاؤں گا تو اور کون بتائے گا"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور گھڑ سوار بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ آپ کیسے جانتے ہیں کہ میں شہزادہ ہوں"۔ گھڑ سوار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اچھل کر گھوڑے سے نیچے آ گیا۔

"مجھے آپ کا نام بھی معلوم ہے جناب۔ آپ ملک

آران کے شہزادہ جبران ہیں"۔ عمرو نے اسی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور شہزادہ جبران کے چہرے پر حقیقتاً حیرت کے تاثرات ابھر آئے وہ عمرو کی جانب ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے اسے یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ کوئی انسان اسے اس طرح بھی پہچان سکتا ہے۔

"ہاں۔ میں شہزادہ جبران ہوں۔ لیکن آپ"۔ شہزادہ جبران نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"میں عمروعیار ہوں۔ خواجہ عمروعیار"۔ عمرو نے کہا۔

"عمروعیار۔ اوہ آپ کہیں وہ عمروعیار تو نہیں جو سردار امیر حمزہ کا خاص درباری ہے اور جو جنوں، دیووں، جادوگروں اور جادوگرنیوں کو ہلاک کرنے میں مشہور ہے"۔ شہزادہ جبران نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ خوب پہچانا آپ نے۔ میں وہی عمرو ہوں۔ عمروعیار"۔ عمرو نے کہا تو شہزادہ جبران کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا اس نے بڑے تپاک سے عمرو سے مصافحہ کیا۔

"یہ میری خوش قسمتی ہے عمرو بھائی کہ آپ مجھے یہاں مل گئے ہیں۔ آپ کے بارے میں، میں نے بہت کچھ سن رکھا ہے، ملک آران میں ہر طرف آپ ہی کے چرچے ہیں"۔ شہزادہ جبران نے کہا۔

"اچھا۔ کیا چرچے ہیں"۔ عمرو نے پوچھا۔

"یہی کہ آپ دنیا کے سب سے بڑے عیار...... مم۔ مم۔ میرا مطلب ہے بہت ذہین انسان ہیں اور دنیا کے بڑے بڑے جادوگر آپ سے ڈرتے ہیں اور یہی نہیں کوہ قاف کے جن اور پرستان کے دیو بھی آپ کا نام سن کر خوفزدہ ہو جاتے ہیں"۔ شہزادہ جبران نے پہلے روانی میں کہا اور پھر فوراً ہی اس نے بات بدل دی۔ اس کے انداز پر عمرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"لیکن آپ اس وقت اس جنگل میں کیا کر رہے ہیں اور وہ بھی بغیر کسی سواری کے۔ کیا آپ کہیں جا رہے تھے"۔ شہزادہ جبران نے پوچھا۔

"پہلے میں جا رہا تھا لیکن پھر مجھے آپ کے انتظار میں یہاں رکنا پڑ گیا شہزادہ حضور"۔ عمرو نے کہا۔

"میرے انتظار میں۔ اوہ۔ کیا آپ کو یہ بھی معلوم

تھا کہ میں یہاں آنے والا ہوں"۔ شہزادہ جبران نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"معلوم تو نہیں تھا لیکن اب معلوم ہو گیا ہے"۔ عمرو نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"۔ شہزادہ جبران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں شہزادہ حضور۔ میں مذاق کر رہا تھا"۔ عمرو نے کہا۔

"اوہ۔ اچھا"۔ شہزادہ جبران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا جیسے وہ جانتا ہو کہ عمرو کی مذاق کرنے کی بھی عادت ہے۔

"عمرو بھائی۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ سے ایک بات کہوں"۔ چند لمحوں کے بعد شہزادہ جبران نے عمرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ شاید مجھے شہزادی صدف کے بارے میں بتانا چاہتے ہیں جسے قاشار جادوگر اٹھا کر لے گیا ہے"۔ عمرو نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور شہزادہ جبران اس بار اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہے۔ لیکن کیسے۔ کیا آپ جادوگر ہیں یا آپ غیب کا علم رکھتے ہیں"۔ شہزادہ جبران نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"غیب کا علم صرف اللہ کے پاس ہے۔ میں تو اس کا ایک عاجز بندہ ہوں۔ میں بھلا غیب کا علم کیسے جان سکتا ہوں"۔ عمرو نے کہا۔

"تو پھر آپ کو ان سب باتوں کا کیسے علم ہوا ہے"۔ شہزادہ جبران نے اسی طرح حیرانی سے کہا۔

"اللہ کی کچھ نیک طاقتیں ہیں جو مجھے بہت سی باتوں سے باخبر کر دیتی ہیں۔ آپ ان باتوں کو چھوڑیں شہزادہ حضور۔ آپ یہ بتائیں، بغیر کچھ جانے آپ شہزادی صدف اور قاشار جادوگر کی تلاش میں کیوں نکل کھڑے ہوئے تھے جبکہ آپ یہ بھی نہیں جانتے کہ قاشار جادوگر کہاں رہتا ہے اور وہ شہزادی صدف کو کہاں لے گیا ہے"۔ عمرو نے اسے ٹالتے ہوئے کہا۔ اب وہ اسے اپنی زنبیل اور محافظ بونے کے بارے میں کیا بتاتا۔ شہزادہ جبران کے آتے ہی اس نے پتھر کی بوتل زنبیل میں ڈال لی تھی۔

"بس میرے دل نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر میں شہزادی کی تلاش میں نکلوں گا تو اس تک ضرور پہنچ جاؤں گا۔ میں نہ صرف شہزادی صدف کو تلاش کر لوں گا بلکہ اس ظالم اور شیطان جادوگر کو ہلاک کر کے اس کے چنگل سے شہزادی کو آزاد بھی کرا لوں گا"۔ شہزادہ جبران نے کہا۔

"بہت خوب۔ تو آپ کی خود اعتمادی آپ کو یہاں تک لے آئی ہے"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور شہزادہ جبران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے شہزادہ حضور آپ یہاں تک آ گئے ہیں یہی بہت ہے اب میں آپ کو وہاں لے جاؤں گا جہاں قاشار جادوگر رہتا ہے اور جہاں اس نے شہزادی صدف کو قید کر رکھا ہے"۔ عمرو نے کہا اور شہزادہ جبران کا چہرہ کھل اٹھا۔

"مطلب۔ آپ شیطان جادوگر سے شہزادی صدف کو آزاد کرانے میں میری مدد کریں گے"۔ شہزادہ جبران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ضرور۔ یہ نیکی کا کام ہے اور اس نیک کام

میں آپ کی میں ہر ممکن مدد کروں گا"۔ عمرو نے کہا اور شہزادہ جبران نے خوشی سے بے اختیار عمرو کو گلے سے لگا لیا۔

"آپ واقعی نیک انسان ہیں عمرو بھائی۔ آپ کے بارے میں جتنا سنا تھا اس سے بڑھ کر آپ کو پایا ہے"۔ شہزادہ جبران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آقا۔ شہزادہ جبران سے نیک شگون لے لیں۔ ورنہ آپ کہیں گے کہ اس مہم میں آپ کو کوئی نیک شگون نہیں ملا"۔ محافظ بونے نے شرارت بھرے لہجے میں کہا اور عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"شہزادہ حضور اگر میں آپ سے ایک بات کہوں تو آپ برا تو نہیں مانیں گے"۔ عمرو نے کہا۔

"ہاں ہاں ضرور۔ میں بھلا آپ کی کسی بات کا برا کیوں منانے لگا"۔ شہزادہ جبران نے خوشدلی سے کہا۔

"وہ کیا ہے شہزادہ حضور میں جب بھی کسی نیک کام کے لئے جاتا ہوں تو میرے پیر و مرشد مجھے جانے سے پہلے نیک شگون کے تحت کچھ نہ کچھ ضرور دیتے ہیں۔ ان کا نیک شگون پا کر میری بہت سی مشکلیں

آسان ہو جاتی ہیں اور میں ہر مہم میں کامیابی حاصل کرتا ہوں۔ یہاں میرے پیر و مرشد امیر حمزہ نہیں ہیں ورنہ میں اس مہم کے بارے میں بتا کر ان سے نیک شگون لے لیتا لیکن اگر ان کی جگہ آپ بھی مجھے نیک شگون کے تحت کچھ دے دیں گے تو"۔ عمرو کہتے کہتے رک گیا اس کی نظریں شہزادہ جبران کے گلے میں موجود سچے موتیوں کی مالاؤں پر جمی ہوئی تھی۔

"اوہ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ میں نے آپ کے نیک شگون کا بھی بہت سن رکھا ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں بھی آپ کو نیک شگون دوں گا آپ یہ سب نیک شگون کے طور پر لے لیں"۔ شہزادہ جبران نے اس کی نظروں کو بھانپ کر مسکراتے ہوئے کہا اور گلے سے ساری مالائیں نکال کر عمرو عیار کو دے دیں۔ مالائیں لے کر عمرو خوشی سے پھولا نہ سما رہا تھا۔ مہم شروع بھی نہیں ہوئی تھی اور اسے بیش قیمت انعام مل گیا تھا اور مہم کے اختتام پر اسے ویسے بھی سہہ رنگ خزانہ ملنے والا تھا اس لئے وہ خوش تھا بے حد خوش۔

قاشار جادوگر، چاکڑی چڑیل کے مشوروں پر عمل
کرتے ہوئے شہزادی صدف کو بے حد ڈرا رہا تھا، وہ
شہزادی صدف کے کمرے میں کبھی زہریلے ناگ چھوڑ
دیتا اور کبھی اس کا کمرہ زہریلی اور خوفناک مکڑیوں سے
بھر دیتا جنہیں دیکھ کر شہزادی صدف چیخ چیخ کر بے
ہوش ہو جاتی تھی۔

قاشار جادوگر کو چاکڑی چڑیل نے یہی مشورہ دیا تھا
کہ وہ شہزادی صدف سے زبردستی شادی تو نہیں کر سکتا
نہ ہی اس پر کوئی جادو کر سکتا ہے لیکن وہ شہزادی
صدف کو ڈرا ضرور سکتا ہے وہ شہزادی صدف کو اس
بری طرح سے ڈرائے کہ شہزادی صدف اس کے
سامنے ہار مان جائے اور پھر وہ خود ہی اس سے شادی

کے لئے ہاں کہہ دے گی۔

قاشار جادوگر شہزادی کو خوفزدہ کر کے پھر اس کے
کمرے میں جاتا تھا اور شہزادی سے شادی کے بارے
میں پوچھتا تھا لیکن خوفزدہ ہونے کے باوجود ابھی تک
شہزادی صدف نے اس سے شادی کی حامی نہیں بھری
تھی اس لئے قاشار جادوگر کو شہزادی صدف پر بے حد
غصہ آ رہا تھا۔ اس نے شہزادی صدف کو ڈرانے کے
لئے اس کے کمرے میں آگ بھی لگا دی تھی جس
سے شہزادی صدف کو تو نقصان نہیں ہوا تھا لیکن اس
کے کمرے کی ہر چیز جل کر راکھ ہو گئی تھی پھر بھی
شہزادی نے ہاں نہ کی تو قاشار جادوگر نے شہزادی
صدف کے کمرے میں جادوئی کھوپڑیوں کو بھیج دیا جو
سیاہ رنگ کی انتہائی بھیانک اور خوفناک تھیں۔ کھوپڑیاں
کمرے میں ہر طرف اڑتی پھرتی تھیں اور بری طرح
چیختی چلاتی ہوئی شہزادی کو ڈراتی رہتی تھیں۔ ان
کھوپڑیوں کے خوف سے شہزادی کا خون خشک ہو گیا
تھا اور وہ خوف سے کئی بار بے ہوش ہو چکی تھی۔
چاکڑی چڑیل کے مشوروں پر عمل کرنے کے باوجود

قاشار جادوگر کو ابھی تک کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوئی تھی جس سے وہ بہت پریشان تھا۔ وہ سر پکڑے اپنے کمرے میں جڑاؤ تخت پر آ کر بیٹھ گیا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر وہ ایسا کون سا طریقہ استعمال کرے کہ شہزادی صدف اس کی بات مان جائے۔

شہزادی صدف کے بار بار انکار پر اسے بہت غصہ آ رہا تھا اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ ایسی مغرور اور سرکش شہزادی کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر دے یا پھر وہ اس سے زبردستی شادی کر لے لیکن اسے شیطان پجاری کا خیال آ جاتا تھا جس نے اسے سختی سے پابند کیا تھا کہ وہ شہزادی صدف کو نہ ہلاک کرے اور نہ اس سے زبردستی شادی کرنے کی کوشش کرے اگر اس نے ایسا کیا تو شیطان اس سے ناراض ہو جائے گا اور اسے بڑا جادوگر بنانے کے بجائے اس کی تمام جادوئی صلاحیتیں بھی ہمیشہ کے لئے ختم کر دے گا اور وہ ایک عام انسان بن کر رہ جائے گا۔

”لگتا ہے مجھے خود شیطان کے دربار میں جانا پڑے

گا۔ بڑے شیطان سے میں خود جا کر بات کروں گا وہی اب مجھے بتا سکتا ہے کہ میں شہزادی صدف کو کیسے مناؤں۔ میرے پاس بڑے شیطان کے دربار میں جانے کے سوا دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے“۔ قاشار جادوگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جھماکا ہوا اور اچانک وہاں ایک سیاہ جادوئی پُتلا نمودار ہوا۔ جادوئی پُتلے کو دیکھ کر قاشار جادوگر چونک پڑا اور حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کے نیلے محل میں یوں تو کوئی غلام اور کنیز نہیں تھی لیکن اس نے محل کی حفاظت کی ذمہ داری سیاہ جادوئی پُتلوں کو سونپ رکھی تھی جو غیبی حالت میں اس کے محل کی اندر اور باہر سے حفاظت کرتے تھے اور اس طرف آنے والے کسی بھی فرد اور کسی بھی خطرے کے بارے میں اسے فوراً آگاہ کر دیتے تھے۔

”کیا بات ہے کیوں آئے ہو“۔ قاشار جادوگر نے جادوئی پُتلے کی طرف دیکھ کر کرخت لہجے میں پوچھا۔

”آقا۔ عمرو عیار آیا ہے“۔ جادوئی پُتلے نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"عمروعیار۔ کون عمروعیار"۔ قاشار جادوگر نے چونک کر کہا۔

"معلوم نہیں آقا۔ وہ کہہ رہا ہے کہ اسے آپ سے ملنا ہے اور وہ آپ کو شہزادی صدف کے بارے میں بھی کچھ بتانا چاہتا ہے"۔ جادوئی پُتلے نے کہا اور قاشار جادوگر شہزادی صدف کا سن کر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"شہزادی صدف کے بارے میں کیا بتانا چاہتا ہے وہ۔ جلدی بتاؤ"۔ قاشار جادوگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ کہہ رہا تھا کہ اس کے پاس ایک ایسی چیز ہے جس سے وہ شہزادی صدف کو آپ سے شادی کرنے کے لئے راضی کر سکتا ہے"۔ جادوئی پُتلے نے کہا اور قاشار جادوگر کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ لیکن یہ عمروعیار ہے کون اور اُسے شہزادی صدف کے بارے میں کیسے علم ہوا ہے کہ وہ میرے پاس ہے اور میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں"۔ قاشار جادوگر نے کہا۔

"اگر آپ کی اجازت ہو تو میں باہر جا کر اس

سے پوچھ آؤں"۔ جادوئی پُتلے نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ رہنے دو۔ میں خود ہی معلوم کر لیتا ہوں کہ وہ کون ہے اور وہ یہ سب کیسے جانتا ہے اور یہ کہ وہ میرے خفیہ محل تک کیسے آ پہنچا ہے"۔ قاشار جادوگر نے کہا۔

"جو حکم آقا۔ میں جاؤں"۔ جادوئی پُتلے نے کہا۔

"ہاں جاؤ۔ اور باہر جا کر اس عمروعیار کا خیال رکھو۔ جب میں آواز دوں تو اسے اندر لے آنا۔ پھر میں دیکھوں گا اس کا کیا کرنا ہے"۔ قاشار جادوگر نے کہا۔

"جو حکم آقا"۔ جادوئی پُتلے نے کہا اور وہاں سے غائب ہو گیا۔

"کون ہو سکتا ہے یہ عمروعیار"۔ قاشار جادوگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے ایک منتر پڑھ کر زور سے پھونک ماری تو اچانک اس کے سامنے زمین پھٹی اور وہاں سے ایک ننھا سا بچہ اچھل کر باہر آ گیا بچہ سیاہ رنگ کا تھا اس کا سر گنجا تھا اور اس کی آنکھیں گول گول اور سرخ تھیں۔

''جادو بچہ حاضر ہے آقا۔ حکم''۔ بچے نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''جادو بچے میں عمروعیار کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔ کون ہے عمروعیار، وہ میرے بارے میں کیا جانتا ہے اور اسے میرے خفیہ محل کا کیسے پتہ چلا ہے۔ وہ محل کے باہر موجود ہے اور اس نے پیغام بھیجا ہے کہ وہ شہزادی صدف سے شادی کرانے میں میری مدد کر سکتا ہے۔ مجھے اس کے بارے میں بتاؤ۔ وہ یہ سب کیسے جانتا ہے''۔ قاشار جادوگر نے کہا۔

''عمروعیار ایک چالاک اور انتہائی خطرناک انسان ہے آقا۔ وہ یہاں تمہاری مدد کرنے کے لئے نہیں آیا ہے۔ وہ تمہیں ہلاک کر کے تم سے شہزادی صدف کو آزاد کرانے کے لئے آیا ہے''۔ جادو بچے نے کہا اور قاشار جادوگر بری طرح سے اچھل پڑا۔ اس کا چہرہ غیظ و غضب سے یکلخت سرخ ہوگیا۔

''عمروعیار۔ ایک انسان مجھے ہلاک کرنے کے لئے آیا ہے اور مجھ سے شہزادی صدف کو آزاد کرانا چاہتا ہے۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو جادو بچے۔ تم ہوش میں تو

ہو''۔ قاشار جادوگر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''میں غلط نہیں کہہ رہا آقا۔ عمروعیار واقعی بے حد خطرناک انسان ہے اگر وہ محل میں داخل ہو گیا تو وہ آپ کو جان سے مار دے گا''۔ جادو بچے نے کہا اور قاشار جادوگر کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

''وہ جادوگر نہیں ہے جادو بچے۔ میں جادوگر ہوں بہت بڑا اور طاقتور جادوگر، مجھے ہلاک کرنا اس عام انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ میں اسے ایک لمحے میں جلا کر بھسم کر دوں گا''۔ قاشار جادوگر نے بے حد غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نے عمروعیار کے بارے میں تمہیں جو بتانا تھا وہ بتا دیا ہے اب تم جانو اور عمروعیار جانے، تم اسے ہلاک کرو یا وہ تمہیں۔ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ہے''۔ جادو بچے نے جواباً سخت لہجے میں کہا اور اچھل کر دوبارہ پھٹی ہوئی زمین میں سما گیا اور اس کے زمین میں جاتے ہی زمین دوبارہ برابر ہو گئی۔

''عمروعیار۔ ہونہہ۔ وہ مجھے ہلاک کرنے کے لئے یہاں آیا ہے۔ قاشار جادوگر کو ہلاک کرنے۔ میں اسے

بھیانک سزا دوں گا ایسی بھیانک سزا جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا"۔ قاشار جادوگر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا ساتھ ہی اس نے تالی بجائی، تالی بجاتے ہی وہاں ایک جادوئی پتلا نمودار ہو گیا۔

"حکم آقا"۔ جادوئی پتلے نے سر جھکا کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جاؤ۔ باہر عمروعیار کھڑا ہے اسے فوراً گرفتار کر لو اور پھر اسے باندھ کر میرے قدموں میں لا کر ڈال دو۔ میں ابھی اور اسی وقت اسے ہلاک کروں گا"۔ قاشار جادوگر نے گرجتے ہوئے کہا۔

"جو حکم آقا"۔ جادوئی پتلے نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اچانک وہاں سے غائب ہو گیا پھر تھوڑی دیر بعد اچانک ایک دبلا پتلا بوڑھا سا انسان چیختا ہوا قاشار جادوگر کے قدموں میں آ گرا۔ اس کے ہاتھ پاؤں رسیوں سے بندھے ہوئے تھے۔ اسے دیکھ کر قاشار جادوگر کے چہرے پر غصے کے ساتھ ساتھ بے پناہ نفرت ابھر آئی۔

"عمروعیار۔ تو تم یہاں مجھے قتل کرنے کے لئے

آئے تھے"۔ قاشار جادوگر نے بندھے ہوئے بوڑھے کی طرف دیکھتے ہوئے غصے سے اور انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے اچانک ہوا میں ہاتھ مارا تو اچانک اس کے ہاتھ میں ایک لمبی اور چمکتی ہوئی تلوار آ گئی۔ تلوار دیکھ کر بوڑھے کی آنکھوں میں بے پناہ خوف پھیل گیا۔

قاشار جادوگر نے تلوار والا ہاتھ اٹھایا اور اس کی تلوار عمروعیار کی عین گردن کی طرف بڑھی اور کمرہ اچانک عمروعیار کی تیز چیخ سے گونج اٹھا۔

عمروعیار نے شہزادہ جبران کو محافظ بونے کے کہنے پر سمجھایا کہ اسے کیا کرنا ہے اور پھر اس نے شہزادہ جبران کو اپنی زنبیل میں ڈال لیا۔ اس نے شہزادہ جبران کو زنبیل میں ڈالا تو محافظ بونا عمروعیار کو بتانے لگا کہ اسے کس طرح سے قاشار جادوگر کے خفیہ محل تک جانا ہے اور اسے وہاں جا کر کیا کرنا ہے۔

عمرو نے رات اسی جنگل میں ایک درخت پر بسر کی، اگلے دن اس نے زنبیل سے پتھر کی بوتل نکالی تو بوتل سے دھواں نکلنا شروع ہو گیا اور اس میں سے شاشا جن دھویں کی شکل میں باہر آ گیا۔

''کیوں عمروعیار۔ مجھے بوتل سے آزاد کرنے کا کوئی طریقہ سوچا ہے تم نے یا نہیں''۔ شاشا جن نے بڑی

بڑی نظروں سے عمرو کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ میں تمہیں اس بوتل سے ضرور آزاد کراؤں گا شاشا جن۔ مجھے ایک نیکی کا پتہ چلا ہے اس کے لئے تمہیں میرا ساتھ دینا ہو گا''۔ عمرو نے کہا۔

''اوہ، بہت خوب۔ بتاؤ۔ کیسی نیکی ہے اور مجھے کیا کرنا ہو گا''۔ شاشا جن نے خوش ہو کر کہا۔

''نیکی کے بارے میں تمہیں میں بعد میں بتاؤں گا پہلے میں تم سے ایک اور بات کرنا چاہتا ہوں''۔ عمرو نے کہا۔

''ہاں ہاں۔ کہو میں سن رہا ہوں''۔ شاشا جن نے بڑا سا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''دیکھو شاشا جن، تمہیں اس بوتل سے میں نے ہی رہائی دلائی ہے گو کہ یہ رہائی ادھوری ہے لیکن میں تمہیں اس بوتل سے مکمل آزادی دلانے بھی جا رہا ہوں، تم ہو کہ میرا یہ احسان ماننے کے بجائے الٹا مجھے نقصان پہنچانا چاہتے ہو، جو غلط ہے۔ احسان کا بدلہ احسان سے دیا جاتا ہے''۔ عمرو نے کہا۔

''میں جانتا ہوں۔ لیکن میں کیا کروں میں نے قسم

کھائی ہے اور جنات ایک بار جو قسم کھا لیں انہیں ہر
حال میں وہ قسم پوری کرنی پڑتی ہے ورنہ قسم پوری نہ
کرنے والا جن فوراً جل کر راکھ ہو جاتا ہے۔ لیکن تم
فکر کیوں کر رہے ہو، میں اپنی قسم تب پورا کروں گا نا
جب تم تین دنوں تک مجھ سے کوئی نیکی نہ کرا کے
اس بوتل سے نہ نکال سکو۔ تم تو مجھے نیکی کرانے کے
لئے لے جا رہے ہو۔ نیکی کرتے ہی میں اس بوتل
سے باہر آ جاؤں گا اور اپنا اصل جسم حاصل کر لوں
گا۔ پھر میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا"۔ شاشا
جن نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ بوتل سے
آزاد کر کے میں تم پر جو احسان کروں گا تم مجھے اس
احسان کا بدلہ بھی دو میں اگر تمہارے کام آ سکتا ہوں
تو تمہیں بھی میرا ایک کام کرنا پڑے گا"۔ عمرو نے
کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ تم پہلے مجھے اس بوتل سے رہائی
دلاؤ۔ پھر تم جو کہو گے میں تمہارا ہر کام کروں گا"۔
شاشا جن نے کہا۔

"وعدہ کرتے ہو"۔ عمرو نے اس کی طرف غور سے
دیکھتے ہوئے کہا۔

"وعدہ۔ اوہ نہیں میں کوئی بات جانے بغیر وعدہ
نہیں کر سکتا۔ تم بتاؤ۔ مجھ سے تم کیا کام لینا چاہتے
ہو۔ ایسا نہ ہو کہ میں تم سے وعدہ کروں اور تم مجھے
ہمیشہ کے لئے اپنا غلام بنا لو"۔ شاشا جن نے گھبرائے
ہوئے لہجے میں کہا اور عمرو ہنس پڑا۔

"تمہیں میں اپنا غلام نہیں بناؤں گا"۔ عمرو نے
ہنستے ہوئے کہا۔

"تو پھر بتاؤ۔ دنیا میں ایسے بہت سے کام ہیں جو
میں نہیں کر سکتا۔ ہو سکتا ہے تم مجھے کوئی ایسا کام
کرنے کا کہو جو مجھ سے پورا نہ ہو ایسی صورت میں
میرا وعدہ پورا نہیں ہو سکے گا اور میں فوراً جل کر
ہلاک ہو جاؤں گا"۔ شاشا جن نے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم بوتل سے آزاد ہونے کے
بعد مجھے اس غار تک لے جاؤ جہاں جاگال نامی ایک
جادوگر نے سینکڑوں برس پہلے اپنا سہہ رنگی خزانہ چھپایا
تھا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ خزانہ آج بھی اسی غار

میں موجود ہے اور تم چونکہ جن شہزادے ہو اس لئے تم اپنی طاقتوں سے یہ معلوم کر سکتے ہو کہ وہ غار کہاں ہے"۔ عمرو نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ تم وہ سہہ رنگی خزانہ حاصل کرنا چاہتے ہو"۔ شاشا جن نے کہا۔

"ہاں۔ میں بہت غریب انسان ہوں۔ میرے سر پر لاکھوں کروڑوں کا قرض ہے، لوگ ہر وقت مجھے پکڑنے اور مارنے کے لئے میرے پیچھے لگے رہتے ہیں میں ان سے اپنی جان بچانا چاہتا ہوں اور میری جان تب ہی بچ سکتی ہے کہ مجھے کہیں سے کوئی بڑا خزانہ مل جائے۔ سہہ رنگی خزانے سے میں اپنا تمام قرض اتار سکتا ہوں اور اپنی دس بیویوں اور پچیس بچوں کے پیٹ کا دوزخ بھی بھر سکتا ہوں"۔ عمرو نے رونی سی صورت بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو ٹھیک ہے۔ میں تمہیں بوتل سے آزاد ہونے کے بعد اس غار تک پہنچا دوں گا جس میں جاگال جادوگر کا سہہ رنگی خزانہ موجود ہے"۔ شاشا جن نے کہا اور عمرو کی آنکھیں مسرت

سے چمک اٹھیں۔

"وعدہ کرتے ہو کہ تم مجھے اس غار تک ضرور لے جاؤ گے"۔ عمرو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ میرے لئے کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ اس کے لئے میں تم سے وعدہ کر سکتا ہوں"۔ شاشا جن نے کہا اور خوشی سے عمرو کی باچھیں پھیل گئیں۔

"بہت خوب۔ تو اب چلو۔ ہمیں ایک ظالم اور طاقتور جادوگر کو ہلاک کرنا ہے جو چھوٹے چھوٹے بچوں کو ہلاک کر کے ان کے خون سے غسل کرتا ہے"۔ عمرو نے کہا۔

"جادوگر۔ کیا جادوگر کو ہلاک کرنا نیکی ہو گا"۔ شاشا جن نے پوچھا۔

"ہاں۔ ظلم کو ختم کرنا سب سے بڑی نیکی ہوتی ہے۔ قاشار جادوگر ظالم بھی ہے اور شیطان بھی۔ ایسے شیطانوں کو اگر کسی کی جان بچانے کے لئے ہلاک کر دیا جائے تو اس سے بڑی نیکی اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ اس نیکی کے کرنے سے تم اس بوتل سے ہمیشہ کے لئے آزاد ہو جاؤ گے"۔ عمرو نے کہا۔

”لیکن میں جادوگر کو کیسے ہلاک کروں گا۔ میں عام انسانوں کو تو ہلاک کر سکتا ہوں لیکن کسی جادوگر کو میں اس وقت تک ہلاک نہیں کر سکتا جب تک میرا جسم پورا نہیں ہو جاتا اور میرا جسم تب ہی پورا ہو گا جب میں بوتل سے باہر نکلوں گا“۔ شاشا جن نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”تم اس جادوگر کو ہلاک نہیں کرو گے۔ تمہیں بس اس جادوگر کو سیاہ دھویں کے حصار میں لینا ہے۔ تم جیسے ہی اس جادوگر کو دھویں کے حصار میں لو گے اس کی جادوئی طاقتیں کمزور پڑ جائیں گی، اس کے بعد میں اسے خود ہی ہلاک کر دوں گا“۔ عمرو نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہاں بھی ایک مسئلہ ہے“۔ شاشا جن نے کہا اور عمرو چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگا۔

”کیسا مسئلہ“۔ عمرو نے پوچھا۔

”مجھے ادھوری آزادی تمہاری وجہ سے ملی ہے۔ بوتل چونکہ تمہارے ہاتھ میں ہوتی ہے اس لئے میں تمہارے سامنے بوتل سے باہر آ جاتا ہوں اور مجھے صرف تم

دیکھ سکتے ہو۔ تمہیں میں اس حالت میں نقصان بھی پہنچا سکتا ہوں۔ اس جادوگر کو بھی میں دھویں کے حصار میں تب ہی لے سکتا ہوں جب بوتل جادوگر کے ہاتھ میں ہو۔ بوتل تمہارے ہاتھ میں ہوئی تو میں باہر تو آ جاؤں گا لیکن میں جادوگر کو دھویں کے حصار میں نہیں لے سکوں گا“۔ شاشا جن نے کہا۔

”اس کی تم فکر مت کرو۔ بوتل شاشا جادوگر کے ہاتھ میں ہی ہو گی۔ تم بس بوتل سے نکلتے ہی اسے حصار میں لے لینا باقی میں جانوں اور میرا کام جانے“۔ عمرو نے کہا تو شاشا جن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمرو کے کہنے پر وہ دوبارہ بوتل میں سما گیا اور عمرو نے بوتل زنبیل میں ڈال لی پھر اس نے زنبیل سے سنہری چپلیں نکالیں اور پیروں سے جوتیاں نکال کر اس نے سنہری چپلیں پہن لیں اور دوسری چپلوں کو اس نے زنبیل میں ڈال لیا۔ اس نے سنہری چپلوں کو حکم دیا کہ وہ اسے اس پہاڑی علاقے تک پہنچا دیں جہاں قاشار جادوگر نے پہاڑی میں اپنا خفیہ محل بنا رکھا ہے۔ اس کا حکم سنتے ہی سنہری چپلیں اسے لے کر ہوا

میں بلند ہوگئیں، عمرو پہلے سیدھا اوپر اٹھتا چلا گیا پھر وہ تیزی سے جنوب کی طرف اڑتا چلا گیا۔

وہ کئی گھنٹے اسی طرح اڑتا رہا پھر اسے دور طویل پہاڑیوں کا سلسلہ دکھائی دیا۔ سنہری جوتیاں اسے انہیں پہاڑیوں کی جانب لے جا رہی تھیں جس سے عمرو سمجھ گیا کہ انہی پہاڑیوں میں کہیں قاشار جادوگر رہتا ہے۔

سنہری جوتیاں اسے پہاڑیوں کے دامن میں لے آئیں اور پھر عمرو آہستہ آہستہ نیچے اترتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کے پیر زمین سے لگ چکے تھے وہ ایک بڑی پہاڑی کے نزدیک اترا تھا۔ اس کے سامنے ایک غار کا دہانہ تھا۔

عمرو کے ابھی زمین پر پاؤں لگے ہی تھے کہ اچانک اس کے سامنے جھماکا ہوا اور وہاں ایک سیاہ رنگ کا خوفناک جادوئی پتلا نمودار ہوگیا۔

''کون ہو تم اور یہاں کیا کرنے آئے ہو''۔ جادوئی پتلے نے اس سے مخاطب ہو کر چیختی ہوئی آواز میں پوچھا۔

''میرا نام عمرو عیار ہے اور میں تمہارے آقا قاشار

جادوگر سے ملنے کے لئے آیا ہوں''۔ عمرو نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اس نے احتیاطاً زنبیل سے خنجرِ ابراہیمی نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا۔

''کیا کام ہے تمہیں آقا سے۔ کیوں ملنا چاہتے ہو''۔ جادوئی پتلے نے اسی انداز میں پوچھا۔

''میں قاشار جادوگر کی مدد کرنے کے لئے آیا ہوں''۔ عمرو نے جواب دیا۔

''کیسی مدد''۔ جادوئی پتلے نے پوچھا۔

''قاشار جادوگر جس شہزادی صدف سے شادی کرنا چاہتا ہے میں اس کے لئے شہزادی صدف کو اس سے شادی کرنے کے لئے راضی کر سکتا ہوں''۔ عمرو نے کہا۔

''کیسے''۔ جادوئی پتلے نے پوچھا۔

''یہ میں تمہارے آقا کو ہی بتاؤں گا۔ اب جاؤ اور جا کر اسے میرے بارے میں بتاؤ''۔ عمرو نے سخت لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے تم یہیں رکو۔ میں آقا کو تمہارے بارے میں بتاتا ہوں''۔ جادوئی پتلے نے کہا اور وہ

جس طرح اچانک نمودار ہوا تھا اسی طرح سے وہاں
سے غائب ہو گیا۔

"تم میرے ساتھ ہی ہو نا محافظ بونے"۔ عمرو نے
دائیں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں آقا۔ آپ بے فکر رہیں۔ آپ کی حفاظت
کے لئے میں آپ کے ساتھ ہی رہوں گا"۔ محافظ
بونے کی جواباً آواز سنائی دی اور عمرو مطمئن ہو گیا۔
ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک عمرو کو ایک
زور دار جھٹکا لگا اور وہ اچھل کر دور جا گرا، اسے یوں
محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے اسے پوری قوت سے پیچھے
دھکا دے دیا ہو۔ اچھل کر گرنے کی وجہ سے عمرو کے
منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی اس سے پہلے کہ وہ
سنبھلتا اچانک اس کے ہاتھوں اور پیروں پر رسیاں
نمودار ہو کر لپٹتی چلی گئیں۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ محافظ بونے"۔ عمرو
نے چیخ کر محافظ بونے کو آواز دیتے ہوئے کہا لیکن
اسی لمحے عمرو کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا
گیا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے صرف ایک لمحے کے

لئے اندھیرا آیا تھا دوسرے لمحے وہ جیسے روشنی میں آ
گیا ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے
اٹھا کر ایک بار پھر زمین پر پٹخ دیا ہو۔ عمرو کے منہ
سے ایک بار پھر چیخ نکل گئی۔ اسی لمحے اس نے سر
اٹھایا تو اس نے خود کو ایک لمبے تڑنگے اور چوڑے
کاندھوں والے ایک انسان کے سامنے گرا ہوا پایا۔ اس
انسان کا رنگ سبز تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لمبی اور
چمکتی ہوئی تلوار دکھائی دے رہی تھی۔

"عمرو عیار۔ تو تم یہاں مجھے قتل کرنے کے لئے
آئے تھے"۔ اس سبز انسان نے اس کی طرف نفرت
زدہ انداز میں دیکھتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے
تلوار اٹھائی اور پوری قوت سے عین عمرو کے گردن پر
مارنے لگا۔

"رک جاؤ قاشار جادوگر۔ میری بات سنو"۔ اسے
تلوار مارتے ہوئے دیکھ کر عمرو نے حلق کے بل چیخ
کر کہا تو قاشار جادوگر کا ہاتھ وہیں رک گیا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو"۔ قاشار جادوگر نے اسے
گھورتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"میں یہاں تمہاری مدد کرنے کے لئے آیا تھا اور تم مجھے ہلاک کرنا چاہتے ہو کیوں"۔ عمرو نے اسے غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جھوٹ مت بولو۔ تم یہاں میری مدد کرنے کے لئے نہیں بلکہ مجھے ہلاک کرنے کے لئے آئے تھے"۔ قاشار جادوگر نے بھی غصے سے کہا۔

"تمہیں کس نے کہا ہے کہ میں تمہیں ہلاک کرنے کے لئے آیا ہوں"۔ عمرو نے کہا۔

"میں نے جادو بچے کو بلایا تھا اس نے مجھے تمہارے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہے تم عیار ہو بہت بڑے عیار اور عیاری سے تم اب تک سینکڑوں جادوگروں اور جادوگرنیوں کو احمق بنا کر ہلاک کر چکے ہو"۔ قاشار جادوگر نے کہا۔

"اوہ۔ تم شاید خواجہ عمروعیار کی بات کر رہے ہو"۔ عمرو نے کہا۔

"خواجہ عمروعیار۔ کیا مطلب، کیا تم عمروعیار نہیں ہو"۔ قاشار جادوگر نے کہا۔

"میں صرف عمروعیار ہوں۔ خواجہ عمروعیار نہیں۔ میرا

نام اس عمروعیار سے ضرور ملتا ہے لیکن کیا تم مجھے دیکھ کر کہہ سکتے ہو کہ مجھ جیسا ناتواں اور بوڑھا آدمی کسی جادوگر کو ہلاک کر سکتا ہے"۔ عمرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تمہیں دیکھ کر ایسا نہیں لگتا کہ تم نے زندگی میں کسی مچھر کو بھی مارا ہو"۔ قاشار جادوگر نے کہا۔

"بالکل ٹھیک کہا ہے تم نے، میں نے واقعی آج تک ایک مچھر بھی نہیں مارا۔ ارے مجھے تو تمہارے پاس چاکڑی نے بھیجا ہے اسی چاکڑی نے، جس نے تمہیں شہزادی صدف کو ڈرانے اور دھمکانے کا مشورہ دیا تھا"۔ عمرو نے کہا اسے چاکڑی چڑیل کے بارے میں محافظ بونے نے ہی بتایا تھا۔

"اوہ اوہ۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو تمہیں چاکڑی نے یہاں بھیجا ہے"۔ قاشار جادوگر نے اچھلتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اگر تمہیں میری بات کا یقین نہیں ہے تو بلا لو چاکڑی کو یہاں۔ وہ تمہیں خود ہی بتا دے گی کہ اس نے مجھے بھیجا ہے یا نہیں"۔ عمرو نے عیارانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں میں اسے نہیں بلا سکتا۔ وہ کالی دنیا میں ہے اسے بلانے کے لئے مجھے خود کالی دنیا میں جانا ہو گا"۔ قاشار جادوگر نے کہا۔

"تو پھر میری بات کا یقین کر لو کہ میں وہ عمروعیار، میرا مطلب ہے خواجہ عمروعیار نہیں ہوں"۔ عمرو نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم کہتے ہو تو میں مان لیتا ہوں۔ لیکن تم یہاں کیوں آئے ہو"۔ قاشار جادوگر نے کہا۔

"چاکڑی کو معلوم ہو گیا ہے کہ شہزادی صدف اس قدر ڈرانے اور دھمکانے کے باوجود بھی تمہاری بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہو رہی، وہ ابھی تک تم سے شادی کرنے سے انکار کر رہی ہے"۔ عمرو نے کہا۔

"ہاں۔ پتہ نہیں وہ کس ڈھیٹ ہڈی کی بنی ہوئی ہے۔ میں نے اسے ہر طرح سے ڈرا دھمکا کر دیکھ لیا ہے لیکن وہ مانتی ہی نہیں"۔ قاشار جادوگر نے منہ بنا کر کہا۔

"اسی لئے چاکڑی نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ اس سلسلے میں، میں تمہاری مدد کروں"۔ عمرو نے

چالاکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"تو کیا تم شہزادی صدف کو راضی کر سکتے ہو"۔ قاشار جادوگر نے کہا۔

"ہاں۔ تمہارے لئے چاکڑی نے ایک تحفہ بھیجا ہے وہ تحفہ ایک بوتل ہے۔ پتھر کی بوتل۔ تم بوتل شہزادی صدف کے پاس لے جانا۔ میں تمہارے ساتھ جاؤں گا۔ تم شہزادی صدف کے منہ پر ہاتھ رکھنا اور بوتل کا منہ اس کی طرف کر دینا، میں تمہارے پیچھے کھڑا ہو کر ایک جاپ کروں گا۔ اس جاپ کے کرنے سے بوتل میں سے سیاہ دھواں نکلے گا۔ سیاہ دھواں تم پر اور شہزادی صدف پر چھا جائے گا۔ اس دھوئیں کا اثر تم دونوں پر ہو گا۔ تمہارے دل میں جو خیال یا خواہش ہو گی وہی خواہش شہزادی صدف کی بن جائے گی۔ تم بار بار یہی کہتے رہنا کہ شہزادی صدف مجھ سے شادی کر لو، شہزادی صدف مجھ سے شادی کر لو۔ یہ جملہ تم بار بار کہو گے تو شہزادی صدف کے دل تک تمہاری آواز پہنچ جائے گی اور پھر وہ خود ہی کہے گی کہ ہاں میں تم سے شادی کرنے کے لئے تیار ہوں"۔ عمرو نے

کہا اور اس کی بات سن کر قاشار جادوگر کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

''اوہ اوہ۔ کہاں ہے وہ بوتل۔ لاؤ میں ابھی شہزادی صدف کے پاس جاتا ہوں''۔ قاشار جادوگر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''پہلے مجھے رسیوں سے آزاد تو کرو۔ جاپ کرنے کے لئے میں تمہارے ساتھ جاؤں گا۔ جب تک میں جاپ نہیں کروں گا بوتل سے دھواں نہیں نکلے گا''۔ عمرو نے کہا تو قاشار جادوگر نے تلوار فوراً ہوا میں اچھال دی جس سے وہ عمرو کو ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ تلوار ہوا میں اچھلتے ہی جھماکے سے غائب ہو گئی۔ قاشار جادوگر نے فوراً کوئی منتر پڑھ کر عمرو عیار کی طرف پھونکا تو عمرو عیار کے ہاتھوں اور پیروں پر بندھی ہوئی رسیاں بھی غائب ہو گئیں اور عمرو عیار دونوں ہاتھوں سے کپڑے جھاڑتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''لاؤ دکھاؤ۔ کہاں ہے وہ بوتل''۔ قاشار جادوگر نے کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلایا اور زنبیل سے پتھر کی بوتل نکال کر اس کی طرف بڑھا دی۔ قاشار جادوگر

حیرت سے اس بوتل کو دیکھنے لگا۔

''بوتل تو خالی ہے، تم تو کہہ رہے تھے کہ اس میں سے دھواں نکلے گا''۔ قاشار جادوگر نے بوتل الٹتے پلٹتے ہوئے کہا۔

''میں نے کہا تھا کہ جب میں جاپ کروں گا تب اس میں سے دھواں نکلے گا''۔ عمرو نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ آؤ۔ میں تمہیں اس کمرے تک لے چلتا ہوں جہاں شہزادی موجود ہے''۔ قاشار جادوگر نے کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''رکو۔ میرے پاس تمہیں دینے کے لئے کچھ اور بھی ہے''۔ عمرو نے کہا تو قاشار جادوگر جو شہزادی صدف کے کمرے کی طرف جانے کے لئے قدم بڑھا چکا تھا اس کی بات سن کر رک گیا اور حیرت سے عمرو کی طرف دیکھنے لگا۔

عمرو کو اچانک ایک خیال آیا تھا۔ اس نے زنبیل سے ایک سنہری موتی نکالا اور قاشار جادوگر کی طرف بڑھا دیا۔ قاشار جادوگر نے اس سے موتی لیا اور اسے حیرت سے دیکھنے لگا۔

''سنہرا موتی۔ یہ تم مجھے کیوں دے رہے ہو''۔ قاشار جادوگر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''بتاتا ہوں۔ پہلے یہ بتاؤ۔ تم نے اتنا بڑا محل بنا رکھا ہے۔ کیا اس محل میں کوئی خزانہ بھی ہے یا نہیں''۔ عمرو نے کہا۔

''خزانہ۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو'' قاشار جادوگر نے چونک کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اسے جیسے عمرو پر شک سا ہو گیا تھا۔

''پہلے ہاں یا نا تو کرو پھر بتاتا ہوں''۔ عمرو نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میرے پاس ایک نہیں دس دس خزانے ہیں۔ بڑے بڑے بادشاہوں کے شاہی خزانوں جتنے بڑے خزانے''۔ قاشار جادوگر نے فاخرانہ لہجے میں کہا اور دس خزانوں کا سن کر عمرو کا چہرہ گلنار ہو گیا۔

''کیا سب خزانے ایک جگہ ہیں یا تم نے انہیں الگ الگ رکھا ہوا ہے''۔ عمرو نے اپنی مسرت دباتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔

''سب ایک جگہ ایک تہہ خانے میں ہیں۔ کیوں''۔ قاشار جادوگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے عمرو کی بات کی سمجھ نہ آ رہی ہو۔

''تو پھر جاؤ اور اس موتی کو خزانے والے تہہ خانے میں رکھ آؤ۔ میں جو جاپ کرنے جا رہا ہوں وہ بہت بڑا اور انتہائی طاقتور جاپ ہے۔ اس جاپ کے کرنے سے ایک تو شہزادی صدف تم سے شادی کرنے کے لئے راضی ہو جائے گی۔ دوسرا یہ کہ تمہارے خزانے بھی ہزاروں گنا زیادہ ہو جائیں گے''۔

عمرو نے کہا۔

''اوہ۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو کیا واقعی ایسا ہو سکتا ہے''۔ قاشار جادوگر نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں ایسا ہی ہو گا۔ تم گھبراؤ نہیں خزانے کے تہہ خانے میں، میں نہیں جاؤں گا تم اکیلے وہاں جاؤ اور میں تم سے تمہارے خزانے سے کچھ نہیں مانگ رہا بلکہ تمہیں اپنا ایک قیمتی موتی وہاں رکھنے کے لئے دے رہا ہوں''۔ عمرو نے ایسے لہجے میں کہا جیسے سنہرا موتی قاشار جادوگر کو دیتے ہوئے اسے افسوس ہو رہا ہو۔

''ٹھیک ہے۔ میں ابھی جا کر یہ موتی خزانے میں رکھ دیتا ہوں''۔ قاشار جادوگر نے خوش ہو کر کہا اسے عمرو کی عیاری پر ذرا بھی شک نہیں ہو رہا تھا۔

''جب خزانہ ہزاروں گنا زیادہ ہو جائے تو تم یہ موتی مجھے واپس لا دینا۔ یہ موتی میرے لئے بہت انمول ہے''۔ عمرو نے اس کا شک مٹانے کے لئے مزید کہا۔

''ہاں ہاں۔ ضرور، میں تمہیں موتی واپس دے دوں گا''۔ قاشار جادوگر نے کہا وہ عمرو کی عیاری کے جال

میں پھنس چکا تھا اور ایک بار جو عمرو کی عیاری کے جال میں پھنس جائے وہ بھلا عمروعیار سے کیسے بچ سکتا تھا۔ قاشار جادوگر موتی لے کر فوراً وہاں سے غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ گیا۔ وہ بے حد خوش لگ رہا تھا جیسے اپنا خزانہ ہزاروں گنا زیادہ ہونے کا سن کر وہ دیوانہ سا ہو گیا ہو۔

''میں نے موتی خزانے والے تہہ خانے میں رکھ دیا ہے''۔ قاشار جادوگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آؤ اب شہزادی کے کمرے میں چلیں''۔ عمرو نے کہا تو قاشار جادوگر نے اثبات میں سر ہلایا اور عمرو کو لے کر کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ کمرے سے باہر جاتے ہوئے عمرو نے آنکھیں بند کر کے سنہری موتی کو حکم دیا کہ وہ تہہ خانے کا سارا خزانہ لے کر زنبیل میں واپس آ جائے۔ اس کا اتنا کہنا تھا کہ اچانک اس کی زنبیل بھاری ہوئی اور پھر ہلکی ہو گئی۔ زنبیل بھاری ہونے کا احساس ہوتے ہی عمرو خوشی سے نہال ہو گیا۔ سنہری موتی تہہ خانے کا سارا خزانہ ساتھ لے کر اس کی زنبیل میں آ گیا تھا۔

عمرو کو خزانے کے ڈھیر اٹھانے کے لئے اب محنت نہیں کرنی پڑتی تھی وہ خزانوں کے ڈھیر پر سنہری موتی رکھ دیتا تو موتی غائب ہوتے ہی سارا خزانہ بھی غائب ہو کے اس کی زنبیل میں واپس آ جاتا تھا۔ یہ موتی عمرو کو ایک جن نے تحفے میں دیا تھا جس کی عمرو نے چند سال پہلے ایک دیو سے جان بچائی تھی۔

قاشار جادوگر، عمرو کو مختلف راستوں سے لیتا ہوا ایک بڑے اور خوبصورت کمرے میں آ گیا جہاں ایک نہایت خوبصورت لڑکی پلنگ پر ٹیک لگائے بڑی اداس سی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس لڑکی کو دیکھ کر عمرو سمجھ گیا کہ یہی ملک تاران کی شہزادی صدف ہے۔ قاشار جادوگر کو دیکھ کر لڑکی کی آنکھوں میں غصہ اور نفرت ابھر آئی اس نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ قاشار جادوگر آگے بڑھا اور اس نے فوراً شہزادی صدف کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ شہزادی اس کے ہاتھ کو ہٹانے کے لئے زور لگانے لگی لیکن قاشار جادوگر نے سختی سے اس کا منہ پکڑ رکھا تھا۔ اس نے پتھر کی بوتل شہزادی صدف کے قریب کر دی۔ عمرو اس کے عین پیچھے تھا۔

"اسی طرح رہنا قاشار جادوگر جب تک میں نہ کہوں پلٹ کر میری طرف نہ دیکھنا۔ میں جاپ شروع کرنے لگا ہوں"۔ عمرو نے کہا اور قاشار جادوگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمرو نے فوراً زنبیل کا منہ کھول کر اس میں چھپے ہوئے شہزادہ جبران کو باہر نکال لیا۔ شہزادہ جبران خود کو نئی جگہ پا کر حیران ہو رہا تھا عمرو نے فوراً اسے اشارہ کر کے قاشار جادوگر اور شہزادی صدف کے بارے میں بتایا تو وہ فوراً سنبھل گیا اس نے فوراً نیام سے تلوار نکال لی۔ اسی لمحے بوتل میں سے سیاہ دھواں نکلنا شروع ہو گیا۔ بوتل سے دھواں نکلتے دیکھ کر قاشار جادوگر خوش ہو گیا۔ بوتل کے منہ سے دھواں نکل کر اس کے سر سے اوپر اٹھتا جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر میں دھواں اس قدر بڑھ گیا کہ قاشار جادوگر اس دھویں میں پوری طرح سے چھپ گیا۔ جیسے ہی قاشار جادوگر دھویں میں چھپا عمرو نے فوراً دھویں میں ہاتھ ڈالا اور قاشار جادوگر کے گلے میں موجود ہڈیوں کی مالا پکڑ کر ایک جھٹکے سے توڑ دی۔ ہڈیوں کی مالا ٹوٹی تو قاشار جادوگر بری طرح سے چیخ اٹھا۔ وہ

تیزی سے پیچھے ہٹا اور دھوئیں سے باہر آ گیا۔ وہ غصے سے عمرو کی طرف مڑا اور پھر اس کی نظر جیسے ہی شہزادہ جبران پر پڑی وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے خطرہ بھانپ لیا تھا۔ شہزادہ جبران کو دیکھ کر اس نے وہاں سے غائب ہونے کے لئے منتر پڑھنا شروع کر دیا۔

"جلدی کرو شہزادے، اس کی گردن اڑا دو۔ اگر یہ غائب ہو گیا تو ہم اسے کبھی تلاش نہیں کر سکیں گے اور یہ غائب ہو کر ہم دونوں کو ہلاک کر دے گا"۔ عمرو نے چیختے ہوئے کہا تو شہزادہ جبران اچھل کر آگے بڑھا اور اس نے تلوار پوری قوت سے قاشار جادوگر کی گردن پر مار دی۔ قاشار جادوگر کی گردن اس کے تن سے جدا ہو کر دور جا گری۔ قاشار جادوگر کی کٹی ہوئی گردن سے خون فوارے کی طرح اچھلنے لگا۔ یہ دیکھ کر عمرو نے فوراً زنبیل کا منہ کھولا اور اس نے شہزادہ جبران اور شہزادی صدف کو زنبیل میں جانے کے لئے کہا۔ دونوں اچھل کر زنبیل میں گرے اور عمرو نے زنبیل کا منہ بند کر لیا۔

"آنکھیں بند کریں آقا۔ میں آپ کو یہاں سے لے کر نکل رہا ہوں"۔ اسی لمحے اسے محافظ بونے کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ عمرو نے جھپٹ کر زمین پر گری ہوئی پتھر کی بوتل اٹھائی اور آنکھیں بند کر کے کھڑا ہو گیا۔ اسے ایک زور دار جھٹکا لگا وہ گرتے گرتے بچا۔

"اب آپ آنکھیں کھول سکتے ہیں آقا"۔ اسے محافظ بونے کی آواز سنائی دی تو عمرو نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا وہ اب قاشار جادوگر کے محل کی بجائے باہر پہاڑیوں میں کھڑا تھا اور اس کے سامنے سے وہ پہاڑی غائب ہو چکی تھی جس میں قاشار جادوگر کا محل تھا۔

"پہاڑی غائب ہو گئی ہے"۔ عمرو نے کہا۔

"ہاں آقا۔ اسی لئے میں آپ کو غائب کر کے فوراً باہر لے آیا تھا ورنہ اس پہاڑی کے ساتھ آپ بھی غائب ہو جاتے"۔ محافظ بونے نے اس کے سامنے نمودار ہوتے ہوئے کہا۔ اچانک عمرو کے ہاتھ کو زور دار جھٹکا لگا اور اس کے ہاتھ سے پتھر کی بوتل چھوٹ

کر نیچے جا گری۔ بوتل زمین پر گر کر یوں ٹوٹ گئی جیسے پتھر کی بجائے شیشے کی ہو۔ اسی لمحے عمرو کے قریب ایک لمبا تڑنگا جن نمودار ہو گیا۔

"میں آزاد ہو گیا۔ میں آزاد ہو گیا"۔ جن نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا یہ وہی بوتل کا جن تھا جو اب بوتل کے ٹوٹنے سے باہر آ چکا تھا اور اس بار اس کا پورا جسم ظاہر ہوا تھا جسے دیکھ دیکھ کر شاشا جن بے حد خوش ہو رہا تھا۔

"ہاں۔ نیکی کرنے کی وجہ سے تمہیں اس بوتل سے آزادی مل گئی ہے شاشا جن، تمہارا پورا جسم ظاہر ہو گیا ہے اب تم جہاں چاہو جا سکتے ہو"۔ عمرو نے کہا تو شاشا جن خوشی کے مارے جیسے ناچنا شروع ہو گیا۔

"مجھے تمہاری وجہ سے آزادی ملی ہے عمروعیار۔ تم نے مجھ سے ایک ایسی نیکی کرائی ہے جس سے مجھے پانچ سو سالوں کے بعد اس بوتل سے رہائی مل گئی ہے۔ میں بہت خوش ہوں۔ بہت خوش"۔ شاشا جن نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"اس خوشی میں کہیں اپنا وعدہ نہ بھول جانا"۔ عمرو

نے کہا۔

"اوہ۔ نہیں نہیں۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے تم نے مجھے نئی زندگی دلائی ہے۔ میں تمہارا احسان مند ہوں۔ تمہارا یہ احسان میں زندگی بھر نہیں بھولوں گا۔ میں تمہیں اس غار تک ضرور لے جاؤں گا جہاں سہ رنگی خزانہ موجود ہے۔ وہ خزانہ تمہارا ہے۔ صرف تمہارا"۔ شاشا جن نے کہا اور عمرو کی آنکھوں میں بے پناہ چمک آ گئی۔ قاشار جادوگر کو احمق بنا کر وہ اس کا سارا خزانہ حاصل کر چکا تھا اس کی زنبیل میں دس بادشاہوں کے شاہی خزانے آ چکے تھے لیکن اس کے باوجود وہ سہ رنگی خزانہ حاصل کرنے کے لئے بے تاب ہو رہا تھا جس کا اس سے شاشا جن نے وعدہ کیا تھا۔

شاشا جن اسے اپنے کاندھے پر بٹھا کر اس غار تک لے گیا۔ غار پر بھاری پتھر پڑا ہوا تھا۔ شاشا جن نے وہ پتھر اٹھایا تو غار کا منہ کھل گیا اور عمرو غار میں داخل ہو گیا۔ غار واقعی تین رنگوں کے ہیروں سے بھرا ہوا تھا۔ اتنا بڑا خزانہ دیکھ کر عمرو جیسے خوشی سے پاگل سا ہو گیا۔ اس نے سارا خزانہ سمیٹ کر زنبیل

میں ڈالا اور غار سے باہر آ گیا اور پھر اس کے کہنے پر شاشا جن نے اسے ملک تاران پہنچا دیا اور خود وہ عمرو کے کہنے پر واپس کوہ قاف چلا گیا۔ عمرو نے شہزادہ جبران اور شہزادی صدف کو زنبیل سے نکالا اور ان دونوں کو لے کر شاہ تاران کے محل کی طرف روانہ ہو گیا۔ شہزادہ جبران نے شہزادی صدف کو ساری باتیں بتا دیں۔ یہ جان کر شہزادی بے حد خوش ہوئی کہ عمرو نے اسے ایک ظالم، بے رحم اور شیطان جادوگر سے بچانے کے لئے اپنی جان جوکھم میں ڈالی تھی۔ اس نے عمرو کا شکریہ ادا کیا لیکن عمرو تو کہیں اور ہی کھویا ہوا تھا۔ اس قدر خزانے حاصل کرنے کے باوجود اس کا لالچ کم نہ ہوا تھا اور وہ سوچ رہا تھا کہ جب وہ شہزادی صدف کو شاہ تاران کے پاس لے جائے گا تو شاہ تاران اس سے خوش ہو کر اسے بہت بڑا انعام دے گا۔ اس انعام کے ملنے کا سوچ سوچ کر ہی اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہوتا جا رہا تھا۔

ختم شد